

ہفت روزہ

ed & Published By Malik Salahuddin M.A. at Fazliumar Printing Press Qadian. Propriter Sadr Anjuman Ahmadiya Qadian.

اداریہ

ہفت روزہ بکدہ قادیان

مصلح موعود نمبر

پیشگوئی مصلح موعود کے ہمہ بانسان غرض و مقاصد اور عالمی فرائض

امور زمانہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی وہ ہمہ بانسان پیشگوئی جو آپ نے آج سے ۹۵ سال قبل بنیام ہوشیار پور مسلسل چالیس روزہ مجاہدات اور انتہائی عاجزانہ دعاؤں کے نتیجے میں خدا کے علام الغیوب سے بذریعہ الہام خبر پاکر خاص اسی کے اذن سے مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار کی صورت میں شائع فرمائی تھی۔ جماعت احمدیہ میں "پیشگوئی پسر موعود" کے نام سے موسوم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی زبان مبارک پر جاری ہونے والا ہر لفظ اس کی عظمت و کبریائی اور غیر العقول قادرانہ تجلیات کا مظہر ہوتا ہے۔ جبکہ "پیشگوئی پسر موعود" کی پرشکوہ الہامی عبارت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبل از وقت حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ذریعہ تمام دنیا کو ایک ایسے جلیل القدر فرزند ارجمند کی ولادت کی بشارت دی گئی ہے جس کا وجود غیر معمولی اوصاف و کمالات کا حامل ہونے کی بناء پر بے شمار خدائی صفات کا کامل مظہر ہوگا۔ "پسر موعود" کے اس ارفع اور بلند ترین روحانی مقام کی صراحت خود پیشگوئی کے ان پرشکوہ الہامی الفاظ میں بھی موجود ہے:-

مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللَّهَ مَزَلَّ مِنَ السَّمَاءِ

گویا یہ ہمہ بانسان اور انقلاب انگیز آسمانی پیشگوئی محض اس بناء پر ہی اللہ تعالیٰ کی قادرانہ تجلیات کا زندہ اور مجرمانہ نشان قرار نہیں پاتی کہ اس میں قبل از وقت مقررہ میعاد کے اندر اندر ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی ہے بلکہ اس موعود فرزند کو ایسے غیر معمولی اوصاف و کمالات کا حامل قرار دیا گیا ہے جو غلبہ اسلام کی بابرکت آسمانی مہم کے دوران بے شمار ہمہ بانسان دینی اور روحانی اغراض و مقاصد کی تکمیل کا پیش خیمہ بننے والے تھے۔ چنانچہ ان ہمہ بانسان اغراض و مقاصد کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو..... اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں"

اللہ تعالیٰ کی اس ہمہ بانسان الہامی پیشگوئی کا وہ حصہ جو مقررہ میعاد کے اندر اندر "پسر موعود" کی پیدائش سے تعلق رکھتا تھا۔ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت کے ذریعہ پورا ہوا۔ جبکہ پیشگوئی میں بیان شدہ دیگر تمام علامات حضور پر نور نور اللہ مرتدہ کی مبارک زندگی میں بالخصوص انقلاب انگیز کارناموں سے بھرپور آپ کے یادوں سالہ سنہری مہم خلافت میں کمال آپ و تاب کے ساتھ پوری ہوئیں۔ جن کا ہم میں سے ہر احمدی چشم دید گواہ ہے۔ آپ کے بابرکت دور خلافت میں چار دانگ عالم میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا انتہائی وسیع اور مستحکم نظام قائم ہوا۔ دنیا کے ۳۴ ملک میں کم و بیش ۵۰۰ مساجد کی تعمیر ہوئی۔ سینکڑوں تبلیغی، تعلیمی، تربیتی، اور طبی مراکز کا قیام عمل میں آیا۔ خود آپ کی رقم فرمودہ کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل قرآن حکیم کی انتہائی پر معارف تفسیر "تفسیر کبیر" کی اشاعت کے علاوہ ۱۲ اہم غیر ملکی زبانوں میں قرآن حکیم کے تراجم کے ذریعہ تمام دنیا پر کلام اللہ کے شرف اور مرتبہ کا اظہار ہوا۔ اور آپ کے سچی نفس کی برکت سے دنیا کی لاکھوں سعید روحوں کو اسلام کے نور سے منور ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

بیرونی محاذ پر حاصل ہونے والی ان عظیم الشان فتوحات کے ساتھ ساتھ اندرونی محاذ پر جماعتی نظام کو مضبوط اور مستحکم بنانے کی غرض سے بھی آپ نے جو جلیل القدر کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ تاریخِ احمدیت کے ہزار صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور پھر یہ نہیں کہ آپ کے ذریعہ جاری ہونے والی تبلیغ و اشاعت دین اور غلبہ اسلام کی یہ بابرکت آسمانی مہم صرف آپ کی مبارک زندگی تک ہی محدود رہی۔ بلکہ آج بھی نافلہ موعود سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت روحانی قیادت میں یہ مجاہدین احمدیت کا کارواں پہلے سے کہیں زیادہ سرعت اور بترافتاری کے ساتھ شاہراہ غلبہ اسلام پر گامزن ہے۔ اور ہر قدم پر فتح و کامرانی کے نئے نئے سنگ میل نصب کرتا چلا جا رہا ہے۔

ظاہری طور پر سیدنا محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا بابرکت وجود گو آج ہم میں موجود نہیں تاہم آپ کے جاری کئے ہوئے کام آج بھی جاری و ساری ہیں۔ جنہیں پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ذمہ داری ہم افراد جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔ "پیشگوئی مصلح موعود" تمام اقوام عالم کے لئے بے شمار خارق عادت نشانات رکھنے کے ساتھ ساتھ خود ہمارے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کے ان گنت نشانات لئے ہوئے ہے۔ جن کا عینی مشاہدہ کرنے کے بعد ہمیں ہر آن اسی مومنانہ شان کا علمی مظاہرہ کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ جس کی وضاحت آیت قرآنی:-

إِذَا بُلِّغْتَ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ (انفال: ۳)

میں کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار قادرانہ تجلیات کا مظہر یہ عظیم الشان نشان آسمانی جن طرح ہمارے ایمانوں میں غیر معمولی بھگی اور روز افزوں ترقیات کا موجب بن رہا ہے اسی طرح ہمارے لئے توکل کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہو کر خدمت و اشاعت دین سے متعلق اپنی اہم ذمہ داریوں کو پورا کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔ ۲۰ فروری کا مبارک تاریخی دن ہر سال ہمیں سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ میں یہ بصیرت افروز پیغام دیتا ہے کہ:-

"بے شک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اچھلو اور کودو۔ لیکن میں کہتا ہوں اس خوشی اور اچھل کود

میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ میرے لئے یہی تقدیر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے

ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض

عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں۔ اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں" (الموعود)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان سے کماحقہ طریق پر عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین اللہم آمین۔

سیدنا خورشید احمد اور

بابت

۶ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

بمطابق

۱۲ تبلیغ ۳۶۰ ہیش

۱۲ فروری ۱۹۸۱ء

جلد ۳۰

شمارہ ۷

شرح چندہ

سالانہ ۲۰ روپے

ششماہی ۱۰ روپے

ماہانہ غیر بذریعہ بکری ڈاک ۴۰ روپے

فی پرچہ ۴۰ روپے

قیمت مصلح موعود نمبر ۱۰ روپے

اخبار احمدیہ

قادیان ۹ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں افضل جبرہ ۲ تبلیغ (فروری) سے موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان دنوں لاہور میں قیام فرما رہے ہیں۔ حضور پر نور ۲۹ جنوری بروز جمعرات ربوہ سے روانہ ہو کر اسی روز دن کے بارہ بجے کے قریب بخیریت لاہور پہنچ گئے تھے۔ الحمد للہ۔

اجاب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔

قادیان ۹ تبلیغ (فروری)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا ایم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچکان اور جملہ مدویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد لله

ہمارا خدا سچا خدا ہے، زندہ خدا ہے، وفادار خدا ہے !!

تم ہمیشہ اُس پر توکل رکھو اور اپنی اولاد کو بھی اُس پر توکل رکھنے کی تلقین کرو!

حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ڈاکٹری مشورہ پر بغرض علاج سر یورپ کے لئے روانگی سے قبل بحیثیت ایک شفیق روحانی باپ اکناف عالم میں بسنے والے تمام افراد جماعت کے نام پر سوز و غماؤں پر مشتمل مودتہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۵ء کو جو محبت بھرا پیغام ارسال فرمایا وہ آپ کے حلیانہ اوصاف کی غازی کرتا ہے۔ فارین بکس کے ازویا و علم و ایمان کی غرض سے اس رُوح پرور اور بصیرت افروز پیغام کا ایک اقتباس "تاریخ احیاء" جلد ہفتم صفحہ ۴۰ تا ۴۲ سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹڈ بکس)

موت نہیں دے گا۔
ڈاکٹروں کی رائے تو یہی ہے کہ میری بیماری صرف عوارض کی بیماری ہے۔ حقیقت کی بیماری نہیں۔ لیکن جو کچھ بھی ہو ہمارا خدا سچا خدا ہے۔ زندہ خدا ہے۔ وفادار خدا ہے۔ تم ہمیشہ اُس پر توکل رکھو۔ اور اپنی اولاد کو بھی اُس پر توکل رکھنے کی تلقین کرو۔ اور اُس دُعا کے طریقہ کو یاد رکھو جو میں نے اُدھر بیان کیا ہے۔ میں نے ساری عمر جب بھی اُس رنگ میں اخلاص کے ساتھ دُعا کی ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اُس دُعا کے قبول ہونے میں دیر ہوئی ہو۔ اگر تم اُس رنگ میں اپنے رب سے محبت کرو گے اور اُس کی طرف جھکو گے تو وہ ہمیشہ تمہاری مدد کے لئے آسمان سے اُترتا رہے گا۔ ایک دولت میں تمہیں دیتا ہوں۔ ایسی دولت جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ ایک علاج تمہیں عطا کرتا ہوں۔ وہ علاج جو کسی بیماری میں خطا نہیں کرے گا۔ ایک عصا میں تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ ایسا عصا جو تمہاری عمر کی انتہائی کمزوری میں بھی تمہیں سہارا دے گا۔ اور تمہاری کمر کو سیدھا کرے گا۔ اے خدا! تو اپنے ان بندوں کے ساتھ ہو۔ جب انہوں نے میری آواز پر لبیک کہی تو انہوں نے میری آواز پر لبیک نہیں کہی بلکہ تیری آواز پر لبیک کہی۔ اے وفادار اور صادق الوعد خدا۔ اے وفادار اور سچے وعدے والے خدا تو ہمیشہ اُن کے اور ان کی اولادوں کے ساتھ رہو۔ اور ان کو کبھی نہ چھوڑو۔ دشمن ان پر کبھی غالب نہ آئے اور یہ کبھی ایسی مایوسی کا دن نہ دیکھیں جس میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں سب سہاروں سے محروم ہو گیا ہوں۔ یہ ہمیشہ محسوس کریں کہ تو اُن کے دل میں بیٹھا ہے۔ اُن کے دماغ میں بیٹھا ہے۔ اور ان کے پہلو میں کھڑا ہے۔
اللہم! آمین..... میں ان ماہرین کی (ڈاکٹروں کی - ناقل) رائے پر اعتبار کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جاتا ہوں۔ خدا کرے میرا یہ سفر صرف میرے لئے نہ ہو بلکہ اسلام کے لئے ہو اور خدا کے دین کے لئے ہو۔ اور خدا کرے کہ میری عدم موجودگی میں تم غم نہ دیکھو۔ اور جب میں لوگوں کو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت میرے بھی ساتھ ہو اور تمہارے بھی ساتھ ہو۔ ہم سب خدا کی گود میں ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے پاس کھڑے ہوں۔ (آمین)

(ضمیمہ روزنامہ الفضل "جلد ۲۲ مارچ ۱۹۵۵ء صفحہ ۲۱)

بر انسان جو پیدا ہوا ہے اُس نے مرنا ہے۔ اُن گھڑیوں میں جب میں محسوس کرتا تھا کہ میرا دل ڈوبا کہ ڈوبا، مجھے یہ غم نہیں تھا کہ میں اُس دنیا کو چھوڑ رہا ہوں۔ مجھے یہ غم تھا کہ میں آپ لوگوں کو چھوڑ رہا ہوں۔ اور مجھے یہ نظر آ رہا تھا کہ ابھی ہماری جماعت میں وہ آدمی نہیں پیدا ہوا جو آپ کی نگرانی ایک باپ کی شکل میں کرے۔ میرا دماغ بوجھ نہیں برداشت کر سکتا تھا۔ مگر اس وقت میں برابر یہ دُعا کرتا رہا کہ اے میرے خدا جو میرا حقیقی باپ اور آسمانی باپ ہے۔ مجھے اپنے بچوں کی فکر نہیں کہ وہ یتیم رہ جائیں گے۔ مجھے اُس کی فکر ہے کہ وہ جماعت جو سینکڑوں سال کے بعد تیرے مامور نے بنائی تھی وہ یتیم رہ جائے گی۔ اگر تو مجھے یہ تسلی دلا دے کہ ان کے یتیم کا میں انتظام کر دوں گا تو پھر میری یہ تکلیف کی گھڑیاں سہل ہو جائیں۔ مگر تو مجھ سے یہ کس طرح اُمید کر سکتا ہے کہ یہ لاکھوں روحانی بچے جو تو نے مجھے دیے ہیں جن کے دشمن جیتے چیتے پر دنیا میں موجود ہیں اور جن کو ختم کرنے کے لئے ہر وقت شیطانی نیزے اُٹھ رہے ہیں۔ جب میرے بعد ان نیزوں کو اپنی چھاتی پر کھانے والا کوئی نہیں رہے گا تو تو ہی بتا کہ میں اُس بات کو کس طرح برداشت کر لوں۔ مجھے موت کا ڈر نہیں۔ مجھے ان لوگوں کے یتیم ہو جانے کا ڈر ہے جنہوں نے تیرے نام کو ریش کرنے کے لئے پچاس سال متواتر قربانیاں کیں۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ دُنیا نے ان کو کھائی سے محروم کر دیا تھا۔ پھر بھی وہ ہر اُس آواز پر آگے بڑھے جو تیرے نام کے روشن کرنے کے لئے میں نے اُٹھائی تھی۔ اب اے میرے وفادار آقا! میں تجھے تیری ہی وفاداری کی قسم دیتا ہوں۔ ان کمزوروں نے اپنی کمزوریوں کے باوجود تجھ سے وفاداری کی۔ تو طاقتور ہوتے ہوئے اُن سے بے وفائی نہ کیجیو کہ یہ بات تیری شان کے شایاں نہیں۔ اور تیری پاکیزہ صفات کے مطابق نہیں۔ میں ان لوگوں کو تیری امانت میں دیتا ہوں۔ اے سب اُمیوں سے بڑے امین، اس امانت میں خیانت نہ کیجیو۔ اور اس امانت کو پوری وفاداری کے ساتھ سنبھال کر رکھیو۔

ڈاکٹر مجھے کہتے ہیں فکر مت کرو۔ لیکن میں اس امانت کا فکر کس طرح نہ کروں جسے میں نے پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک اپنے سینہ میں چھپائے رکھا اور ہر عزیز ترین شے سے زیادہ عزیز سمجھا۔

اے میرے عزیزو! تم سے کونامیاں بھی صادر ہوئیں۔ تم سے قصور بھی ہوئے۔ مگر میں نے یہ دیکھا کہ ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کی آواز پر تم نے لبیک کہا۔ تم موت کی فادیوں میں سے گزر کر بھی خدا تعالیٰ کی طرف دوڑتے رہے ہو۔ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں نہیں چھوڑے گا۔ خدا تمہیں بے کسی اور بے بسی کی

میرے دل میں شدید تڑپ پیدا ہوئی ہے کہ آئندہ دس سال میں فرانسیسی، سلیس، سینیٹ، روسی اور چینی زبانیں ترجمہ کر کے شائع کیا جائے

اگر ایسا ہو جائے تو ہم دنیا کی انہی فیصد کی بادی کو اسکی زبان میں قرآن کریم پہنچا دیں گے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ کا مختصر

ایشیائین زبان میں حضرت مصلح موعود نے قرآن کریم کا ترجمہ کروا کے رکھا ہوا تھا۔ مگر انہی اس پر نظر ثانی نہ ہو سکی تھی۔ اب ہمارے ایک احمدی مبلغ نے فرانسیسی سیکھ لی ہے اور وہ اس پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔ اسی طرح پرنگالی زبان میں بھی ترجمے کا انتظام ہو رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت باقی سید احمدی کی کتاب کے بارے میں بھی بتایا کہ صد سالہ احمدیہ جوہی کے تحت حضور کی تحریرات کا مجموعہ

ESSENCE OF ISLAM

کے نام سے سلسلہ وار شائع ہو رہا ہے۔ اس کا ایک جز چھپ چکا ہے۔ دوسرا پریس میں ہے۔ اور تیسرے کا مسودہ تیار ہے۔ اس کے بعد چھٹا بھی انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔

(بحوالہ الفضل ۲ جنوری ۱۹۸۱ء)

کرے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ میری بھی خواہش ہے اور آپ کی بھی خواہش ہونی چاہیے کہ ہم قرآن کریم کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ شائع کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج کل اس ترجمے پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ

جماعت قائم ہوئی ہے۔ بیتن ہے وہاں بھی جماعت قائم ہے۔ اس کے علاوہ سینی گال۔ گیمبیا جس کو اب بائبل کہتے ہیں۔ یہ فرانسیسی بولنے والے ممالک ہیں۔ ان ممالک میں فرانسیسی لٹریچر کی بہت ضرورت تھی۔ اس کی کو دیباچہ تفسیر القرآن ایک حد تک پورا

ربوہ ۲ ص ۲ (جنوری)۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ شدید تڑپ پیدا کی ہے کہ آئندہ دس سال میں فرانسیسی، سلیس، سینیٹ، روسی اور چینی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا کر سکیں تو دنیا کی آبادی کے قریباً انہی فیصد کو ہم ان کی زبان میں قرآن کریم پہنچا کر سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔

حضور نے وقف جدید کے لٹریچر کا بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے دیگر لٹریچر کا بھی ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ اب ایک ہمارے پاس فرانسیسی زبان بولنے والوں کے لئے لٹریچر نہیں تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ دنیا میں روسی اور چینی کو چھوڑ کر سب سے زیادہ بولی جانے والی زبانیں انگریزی اور فرانسیسی تھیں۔ اس بعد زیادہ بولی جانے والی زبانیں سپین کی زبان، پرنگالی کی زبان اور حالیہ سنڈ کی زبانیں تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ فرانسیسی زبان میں بھی ایک قرآن کریم کا کوئی ترجمہ نہیں تھا۔ اور نہ ہی کوئی پائے کا لٹریچر تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اب صد سالہ جوہی فنڈ کے تحت پہلی دفعہ دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعود کا فرانسیسی ترجمہ شائع ہوا ہے۔ یہ بذات خود ایک کتاب ہے۔ جو کہ تین چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی ایک اس وجہ سے بھی ضرورت تھی کہ افریقہ کے بہت سے ممالک میں فرانسیسی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ان میں فائیجو (جس کا صحیح تلفظ فی گے رہے) میں ہماری جماعت قائم ہو گئی ہے۔ تو گوئیں ان میں بھی حال تو یہ

وہ دن دور نہیں جب مسلمان پھر چین پہنچیں گے جب خدا کی طرف سے آواز آئے گی وہ پُرانوں کی طرح اس ملک میں اُخل ہوں گے

(سیدنا حضرت المصلح الموعود کا سپین کے بارے میں ایک اہم تاریخی خطبہ)

”تاریخ اسلام کی ان باتوں میں سے جو مجھے بہت پیاری لگتی ہیں ایک بات ایک ہسپانوی برنیل کی ہے جن کا نام غالباً عبدالعزیز تھا..... (دشمن کا) قریباً ایک لاکھ کا لشکر تھا جو قلعہ کے باہر جمع تھا وہ اکیلا ہی تلوار لے کر نکلا۔ دشمن پر حملہ کر دیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ بے شک اس کی شہادت کے باوجود سپین میں مسلمانوں کی حکومت تو قائم نہ رہ سکی مگر اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ رہ گیا۔ اور موت اسے نہ مٹا سکی..... لیکن کچھ سپین کے حالات کا میں مطالعہ نہیں کرتا یا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ باتیں میرے ذہن میں آئی ہوں اور اس جرنیل کے لئے دعائیں نہ نکلتی ہوں۔ اس کے خون کے قطرے آج بھی سپین کی وادیوں میں ہم کو آوازیں دیتے ہیں کہ آؤ اور میرے خون کا انتقام لو۔ بے شک وہ بہادر جرنیل مر گیا۔ مگر مرنے کا کیا بے کیا یوں لوگ نہیں مرنے لگے؟.....“

آج بھی اس کی کشش ہمیں سپین کی طرف بلارہی ہے اور اگر مسلمانوں کی غیرت قائم رہی اور جیسا کہ حضرت مصلح موعود کی بعثت سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف قائم رہے گی بلکہ ترقی کرے گی اور پہلے سے بھی بڑھ کر ظاہر ہوگی۔ تو وہ دن دور نہیں جب اس جرنیل کے خون کے قطروں کی پیکار اس کی جنگوں میں چلانے والی روح اپنی کشش دکھائے گی۔ اور سچے مسلمان پھر سپین پہنچیں گے۔ اور وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیں گے۔ اس کی روح آج بھی ہمیں بلارہی ہے۔ اور ہماری روحیں بھی یہ پیکار رہی ہیں کہ اے شہید وفا! تم اکیلے نہیں ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے سچے خادم منتظر ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی وہ پروانوں کی طرح اس ملک میں داخل ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نور کو وہاں پھیلانے لگے۔“

(الفضل ۶ ہجرت ۱۳۲۳، شش مطابق ۶ مئی ۱۹۴۴ء صفحہ ۴)

مصلح موعود بحیثیت ایک عظیم قومی معمار

از محکم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

پیشگوئی مصلح موعود ۱۸۸۶ء میں فرزند موعود کے اوصاف حمیدہ یوں بیان کئے گئے ہیں :-

”وہ سخت ذہین و نہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔۔۔۔۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔“

یہ وہ اوصاف و مناقب ہیں جو ایک قومی قائد اور روحانی معمار کے اندر پائے جانے چاہئیں۔ جب ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ سوانح و سیرت پر کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اقرار و اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ واقعی سیدنا محمودؑ کی ذات ستودہ صفات ان سے نظیر صلاحیتوں اور استعدادوں کی مالک تھی۔ اور آپ کی زندگی میں اسلام کی خدمت و اشاعت اور جماعت احمدیہ کی ترقی و استحکام کے لئے وہ کارنامے نمایاں سر انجام دیے گئے جو اجرت کی تاریخ میں روشن و درخشندہ ہیں۔ عرصہ کشیدہ آنست کہ خود بوبیر نہ کہ عنایت بوبیر ایک روحانی قائد اور قومی معمار کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی جماعت کے قیام کے قدم بہ اولین کو ہمیشہ قوم کے سامنے رکھے۔ اور پھر اُس مقصد کے حصول اور تکمیل کے لئے قوم کے اذنان کو تیار کرے اور مسلسل جد و جہد اور قربانیوں کے ذریعہ سے قوم کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کر دے۔ یہ سب کچھ حاصل نہیں ہو سکتا جب تک خدا کا سایہ ایسے قائد کے سر پر نہ ہو۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد الہام الہی میں ”یحیی السدین و یتیم الشریعة“ اچائے دین اور قیام شریعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری عمر اس مقصد اعلیٰ کی راہ میں جد و جہد میں گزری اور ایک کامیاب روحانی جرنیل کی حیثیت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ جب کہ کئی لاکھ کی جماعت آپ کے بعد اس روحانی مقصد کو پرموان پڑھانے کے لئے قائم ہو چکی تھی۔ آپ کے وصال پر انہوں نے اور غیروں نے افسانہ کیا کہ واقعی آپ اپنے مقصد و غیبت میں کامیاب و کامران ہوئے اور آپ کے بعد اس روحانی جہد و جہد کو جاری رکھنے کے لئے خلافت

کا نظام جاری ہو گیا۔ اور اس خلافت احمدیہ کے زیر قیادت جماعت اپنے نصب العین کے حصول کے لئے رواں دواں ہے۔ اور سیدنا حضرت مصلح موعودؑ کی زندگی تو قومی تعمیر و ترقی کے کاموں کے لئے وقف رہی۔ حضور کے دل میں خدمت اسلام کا وہ بے پناہ جذبہ تھا کہ جب آپ ابھی گیارہ سال کی عمر کے ہی تھے تو آپ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دروندانہ دعا کرتے ہیں :-

”اسلام کا جو کام بھی ہو میرے ہاتھ سے ہو۔ پھر اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔“

(الحکم جوبلی نمبر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء)

حضرت مصلح موعودؑ کا زریں عہد خلافت

۱۳ مارچ ۱۸۹۷ء کو سیدنا مصلح موعود خلیفہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ کا عہد خلافت ۵۰ سال سے زائد عرصہ تک مدت ہے۔ آپ کا عہد خلافت متذکرہ بالا دروندانہ دعا کا منظر ہے۔ حضورؑ کے عہد خلافت میں جماعت احمدیہ خطرناک آزمائشوں اور امتحانوں میں سے گزری۔ اندرونی و بیرونی فتنے پیدا ہوئے۔ مگر ان داخلی اور خارجی ابتلاؤں کے باوجود آپ کی روحانی بصیرت اور مصلحانہ قیادت کے نتیجے میں نہ صرف یہ جماعت قائم رہی بلکہ اس کی جڑیں مضبوط ہوئیں اور اس کی شاخیں اکناف عالم میں پھیل گئیں۔ اور جماعت کو ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو سکی کہ آج اس جماعت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور دنیا بھر میں خدمت دین اور اشاعت اسلام کا ڈنگا بج رہا ہے۔ اور تسلیخ دنیا میں اسلام کے خدمت گزاروں کی جماعت ایک شاندار مقام رکھتی ہے۔

تخلیخ و ترمیم بحیثیت منصوبوں میں ترقی

حضرت مصلح موعودؑ کی ذات گرامی ایک تاریخ ساز شخصیت ہے۔ آپ نے اپنے عہد خلافت میں نظام جماعت کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لئے :-

- ۱۔ نظارتوں کا قیام فرمایا اور پھر ان نظارتوں کے ماتحت مختلف صیغہ جات، مقرر فرمائے تاکہ جماعت نظم و نسق میں بہتری پیدا ہو۔
- ۲۔ باہمی تنازعات کے تصفیہ کے لئے وارانہ القضاء کو مقرر فرمایا۔ تاکہ افراد جماعت کے تنازعات کا جماعت میں ہی فیصلہ ہو جائے۔ اور احباب جماعت کے اوقات اور رویہ بے عداوتوں کی نذر نہ ہو جائے۔
- ۳۔ جماعت کو تعلیم و تربیت کے اغراض کے لئے انصار اللہ - خدام الاحمدیہ - اطفال الاحمدیہ - لجنہ ابناء اللہ - ناصرات الاحمدیہ کے شعبوں میں تقسیم کیا اور ہر شعبہ کے لئے ایک ضابطہ اور لائحہ عمل مقرر فرمایا۔ تاکہ افراد جماعت اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں میں ڈھالیں۔ اور ان کا اچھا اسلامی نمونہ بنیں۔ ان کے روشن اثرات کا حال ہو۔

۴۔ جماعت کے اہم معاملات دینی - تربیتی و تبلیغی (ریغور و فکر کرنے کے لئے - ”مجلس شوریٰ“ کا اجراء فرمایا۔ تاکہ جماعتی امور کا فیصلہ کرنے کے لئے افراد جماعت کو بھی مشورہ دینے کا موقعہ دیا جائے۔ کیونکہ ”لا خلافۃ الا بالمشورۃ“ مگر آخری فیصلہ خلیفہ وقت کے اختیار میں ہی ہے۔ کیونکہ آخری اختیارات وہی مبارک و بدو ہے۔

۵۔ آپ نے اپنے عہد خلافت میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے مراکز قائم کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور آپ کے عہد خلافت میں بڑے بڑے ممالک میں قریب ہر اہم مقام پر مشن قائم کیے گئے اور مساجد تعمیر ہونے لگیں۔ ہندوستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں اب تک ۳۱۱ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔

۶۔ ۱۹۳۳-۳۴ء میں احرار نے جماعت احمدیہ کو مٹانے کا منصوبہ بنایا۔ مگر حضرت مصلح موعودؑ کی مصلحانہ قیادت نے نہ صرف جماعت کو اس فتنہ و شر کے اثرات سے محفوظ رکھا بلکہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بشارت کے ماتحت اعلان فرمایا

”میں احرار کے یاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔“

اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا نے ایسا ہی نظارہ دیکھا کہ احرار اپنے ناپاک عزائم میں ناکام و نامراد رہے اور آج تک ان کے یاؤں زمین پر نہ ٹپ سکے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمودؑ کے دل پر ”تخریک جنید“ کا اقرار فرمایا۔ اور اس کے نتیجے میں جماعت احمدیہ کے مشن اور تبلیغی مراکز دنیا بھر میں پھیل گئے۔ اور تسلیخ اسلام زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔

۷۔ ۱۹۴۶ء میں جب ہندوستان کی تقسیم عمل میں آئی اور جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز قادیان بھارت میں رہا۔ تو یہ وقت جماعت کے لئے ایک زبردست آزمائش کا تھا۔ درجہ حرارت کا الہام لورا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؑ کی روحانی قیادت میں جماعت کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ ”ریحہ“ میں پیام کو تعمیر کروا کر جماعت کو پھر ترقی و استحکام کے راستہ پر ڈال دیا۔ اور آج یہ ریحہ دنیا بھر میں تبلیغی و تربیتی مساعی کا مرکز ہے اور قوم کے معارف و معارف مصلح موعودؑ کی قومی تعمیر کا ایک شاہکار ہے۔

۸۔ جماعت کے اندر کئی اندرونی فتنے برپا ہوئے مثلاً غیر مبایعین کا فتنہ - مسٹر یوں کا فتنہ - مصری کا فتنہ - حضرت خلیفہ المسیح الاولؑ کی اولاد کا فتنہ - اور نام نہاد حقیقت پسند پائی کا فتنہ - ان فتنے پرور اور شرانگیز لوگوں کا اصل مقصد نظام خلافت کو کمزور کرنا تھا۔ مگر حضور رضی اللہ عنہ نے ان فتنوں کا آہنی عزم سے مقابلہ فرمایا۔ اور خلافت کے بابرکت نظام کی اہمیت کو جماعت کے افراد کے ذہنوں میں مضبوط سے ایسا راسخ کر دیا کہ انشاء اللہ قیامت تک اسی جماعت میں خلافت احمدیہ حق کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور احباب جنت اور ان کی نسلیں اس خلافت کی برکات سے مستفیع ہونے رہیں گے۔ تعمیر قوم و ملت کا یہ ایک عظیم نشان اور زریں کارنامہ اور اس امر کا بین ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کا سایہ آپ کے سر پر تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ تھی۔

۹۔ جماعت کے اندر عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنے کے لئے غیر ملکیوں کو اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے روشناس کرنے کے لئے اور پھر مختلف مذاہب میں باہمی خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کے لئے اور جہد پیشوایان مذاہب کی عزت و تکریم قائم کرنے کے لئے حضور رضی اللہ عنہ نے سیرت النبیؐ اور سیرت پیشوایان مذاہب کے جلسوں کے انعقاد کا انتظام و انصرام فرمایا۔ اور ایسے جلسوں کا انعقاد بین الاقوامی تعلقات (باقی دیکھئے صفحہ ۷)

”وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا!!“

از کرم مولوی محمد عمر صاحب . مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ
السلام نے اشتهار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء
میں جو بشارات حضرت مصلح موعود رضی
اللہ عنہ کے بارے میں شائع فرمائی
تھیں ان میں سے ہر ایک بشارت اپنے
انداز ایک بہت گہرا اور وسیع مضمون
رکھتی ہے۔ تمام بشارات جہاں خدا
تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت ہیں
وہاں اسلام اور احمدیت کی صداقت کے
روشن دلائل بھی مہیا کرتی ہیں۔ اس
وقت حضرت مصلح موعودؑ کے بارے
میں صرف ایک ہی اہمائی فقرہ
”وہ یمن کو چار کرنے والا ہوگا“
کے زیر عنوان اختصار کے ساتھ کچھ کہنا
چاہتا ہوں۔

قرآن مجید کی تین عظیم شان
پیشگوئیاں

قرآن کو کم میں نہیں جلیل القدر فرزندوں
کے بارے میں تین عظیم اشادات پائی جاتی
ہیں اور عجیب اتفاق ہے کہ ان تینوں پیشگوئوں
کی تکمیل بغا ہر ناممکن فکر آتی ہے تاہم وہ
نہایت شان سے پوری ہوئی ہیں قرآن
مجید میں بیان فرمودہ ان تینوں پیشگوئوں
کو پیشگوئی مصلح موعود چار میں بدل دیتا
ہے

پہلی قرآنی بشارت

پہلی بشارت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک حلیل القدر فرزند کی ملتی ہے جبکہ قرآن مجید فرمانا ہے۔ و لقد جاءك رسولنا ابراهيم باهيم بالبشرى حضرت ابراہیم کے پاس بشارت میکر ہمارے پیغامبر پہنچے۔۔۔۔۔ فبشرواها باسحق ہم نے ان پیغامبروں کے ذریعہ حضرت ابراہیم کی بیوی کو ایک فرزند اسحق کی بشارت دی۔ اس وقت انہوں نے کہا۔ یا دلیتی والد وانا عجموز وهذا بعلى شیخا ان هذا المشی عجاب ہمارے افسوس! کیا میں بچہ جن سکتی ہوں جبکہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں۔ اور میرا خاوند بوڑھا ہے کی حالت میں یہ (ایسی حالت میں بچہ عذاباً یقیناً عجیب بات ہوگی۔ قالوا تعجیب من امر الله رحمت الله

وہرحالتہ علیکم اہل البیت انتہ
حمید مجید۔
داس وقت اُن پیغمبروں نے کہا کیا
تو اللہ تعالیٰ کی بات پر تعجب کرتا ہے۔ اہل
بیت ائم پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل
ہونے والی ہیں۔ داس نے ہمیں تعجب
کرنے کی ضرورت نہیں، خدا تعالیٰ مجید
قابلِ تلوین اور عظیم الشان مالک ہے دوسرے

مذکورہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت
ابراہیم کے بڑے چاہنے والے اور آپ کی بوی کے
پاؤں کی وجہ سے انہیں بچہ کی پیدائش
بظاہر ناممکن نظر آ رہی تھی لیکن خدا تعالیٰ کی
شارات کے مطابق ان کے ہاں ایک
جلیل القدر فرزند یعنی حضرت اسحق پیدا
ہوئے۔

دوسری بشارت

خدا تعالیٰ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا
 قبول کرتے ہوئے: اے زکریا! ہم نے تمہاری دعا
 دیا ہے اس بشارت کی تکمیل بظاہر ناممکن
 نظر آ رہی تھی جیسا قرآن مجید کہتا ہے۔ یا
 زکریا! انا نبشروک بغلام اسمه
 یحییٰ لہ مسمیٰ من قبلنا سمیّا
 خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے آگاہ کیا کہ یہ بشارت
 دعا کے واسطے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے
 کی بشارت دیتے ہیں۔ اس موقع پر زکریا کا
 نام زکریا ہو گا۔ اس قسم کا نام اس سے
 قبل ہم نے کسی کا بھی نہیں رکھا تھا۔ اس
 وقت زکریا نے کہا۔ یا ائی میگوں
 لی علامہ و کائنات امر عتیٰ عافراً
 وقد بلغت من الکبر حدّاً۔ خدا یا
 میرے ہاں لڑکا کس طرح پیدا ہو سکتا ہے
 جبکہ میری بیوی خود بالکل بڑھ چکی ہے اور میں
 بوڑھا ہے کی انتہائی حد کو پہنچ چکا ہوں
 (مریم آیت ۸، ۹)

یہاں بھی حضرت زکریا علیہ السلام
اپنے ہاں فرزند کا ہونا ناممکن قرار دیتے
ہیں۔ پھر بھی نشأت الہی کے مطابق حضرت
یحییٰ پیدا ہوتے ہیں۔

تیسری بشارت

قرآن مجید میں موعود فرزند کے بارے
میں ایسی ہی پانچ سو فی حضرت مریم کو ملتی ہے

یہ پیدائش بھی ناممکن نظر آرہی تھی۔ اس لئے
کہ حضرت مریم نے اس وقت شادی ہی نہیں
کی تھی۔ چنانچہ قرآن کہتا ہے۔ یا مریم ان
اللہ یبشرك بكلمة منه اسمہ
المسیح ابن مریم۔ مریم! خدا تعالیٰ تجھے
ایک لڑکے کی شادیت دیتا ہے جس کا نام
علیٰ ابن مریم ہوگا۔ یہ شادیت سن کر حضرت
مریم فرماتی ہیں:-

رب انی میكون لی ولئذ ولم یمنسني
بشور۔ کہ خدا یا میرے ہاں پر کس طرح پیدا
ہو سکتا ہے جبکہ میری شادی ہی نہیں ہوئی
تھی، اور نہ ہی مجھے کسی مرد نے چھو لیا ہے۔
آل عمران ۴۷-۴۸

باوجود بظاہر ناممکن حالت کے حضرت
 مریم کے ہاں حضرت عیسیٰ پیدا ہوتے ہیں
 اسی طرح حضرت ابراہیمؑ، حضرت زکریاؑ اور
 حضرت مریمؑ اپنے حالات کے پیش نظر
 اپنے ہاں اولاد کا ہونا ناممکن اور عجیب
 خیال فرماتے تھے ممکن ان ناممکن حالات
 کے باوجود خدا تعالیٰ اپنی قدرت تعالیٰ کا
 انہما فرماتا ہے اور ان کے ہاں بشارتوں
 کے مطابق جلیل القدر فرزند پیدا ہوتے ہیں

پونہی بشارت

قرآن مجید میں بیان فرمودہ ان تین
پیشانیوں کو چار میں تبدیل کرنے سے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک
جلیل القدر فرزند کی بشارت ملتی ہے۔
”مجھے بشارت ہو کہ ایک پاک اور
دھیمہ لڑکا مجھے دیا جائے گا۔ وہ
لڑکا تیرے ہی غم اور تیری ہی ذلت
و سلبی ہو گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔“

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بات
بھی بخاہرنا ممکن حالت میں ملتی ہے
جب آپ کو یہ ثارت ملی تو عرصہ دراز
کی خلوت نشینی اور دنیا سے اعراض
کرنے کی وجہ سے آپ کو جسمانی کمزوری
اور قوت رجولیت کی کمی لاحق ہو گئی تھی
اس وجہ سے آپ کے ذریعہ اولاد کا
ہونا بخاہرنا ممکن نظر آ رہا تھا۔ چنانچہ باذل
الہی جب آپ شادی کرنے کے لئے
قادیان سے دہلی تشریف لے جا رہے
تھے تو آپ نے اپنے بعض قریبی عہدہ
سے اس بات کا اہرام بھی فرمایا تھا

لیکن خدا تعالیٰ نے یہاں بھی اپنی سابقہ
سزاؤں کو پورا کر کے موطن اپنی قدرت
مغالی کا اظہار فرماتے ہوئے حضرت آدم
الومنین رضی اللہ عنہما کے بطن مبارک کے
جلیل القدر اولاد پیدا فرمائی جن کے ذریعہ
اس شجرہ حبیبہ کی سبکدوشی شاخیں پیدا ہوئیں
7۔ تو فی اکھلاک حسین باذن ربہا کی
معداف ہوئیں۔

غرضیکہ حضرت مصلح موعودؑ کا وجود اقدس
قرآن مجید میں نہ کہ تفسیریں پیشگوئیوں کو جارحی
تبدیل کرتے ہوئے تین کو چار کرنے والا تھا
ہوا۔

آپ کی پیدائش

آپ کی مدائن میں بھی یہ شنگولی نامی شہر
ہوئی ہے آپ کے متعلق حدائی شہادت
۱۸۸۶ء میں ہوئی تھی۔ آپ کی مدائن
مذکورہ شنگولی کے انکشاف کے چوتھے
سال یعنی ۱۸۸۹ء میں ظہور پذیر ہوئی۔

پوتھے فرزند

آپ کے تین بڑے بھائی تھے
آپ کی پیدائش مرزا سلطان احمد صاحب
مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر
احمد اول صاحب کے بعد چوتھے نمبر
ہوئی۔

اسی طرح آپ کے بعد بھی یمن بھاڑ
ہوئے۔ حضرت مرزا الشیر احمد صاحب
مرزا اشرف احمد صاحب اور حضرت مرزا
مبارک احمد صاحبؒ کو یا آپ کے
چھوٹے اور بڑے بھائیوں کی سدا
اور سے شمار کئے جائیں اور پیچھے
شمار کئے جائیں تب بھی آپ کا وجوہ
تین کو چار کرنے والا ثابت ہوتا ہے
جس طرح آپ پیدائش کے لحاظ

بھی تین کو چار کرنے والے ثابت ہو
وہ اس طرح کہ آپ اپنے چھوٹے تینوں
بھائیوں کے بعد یعنی سب سے چھوٹے
بھائی حضرت مرزا مبارک احمد صاحب
پھر ان کے بڑے حضرت مرزا شریف
صاحب پھر ان سے بڑے حضرت مرزا
بشیر احمد صاحب کی وفات ہوئی
ترتیب دار تینوں چھوٹے بھائیوں کی
کے بعد جو تھے نمبر پر آپ کی وفات
جاتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی آپ
کو چار کرنے والے ثابت ہوئے

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب بیعت

اس پیشگوئی کا ایک اور ظہور ہے
۱۹۳۰ء کو حضرت مرزا سلطان احمد
مافی صفحہ ۱۰ پر

بین کونجا کے واسطے مغلطی طرح وفات کے علما ہے

سوانح فضل عمر کا ایک سنہری باب

تعلیم الاسلام سکول کے ماری گھنے اور مدرسہ احمدیہ قیام میں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاریخی کردار

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تصنیف ”سوانح فضل عمر رضی اللہ عنہ“ سے ماخوذ!!!

”نائب ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب سے مشورہ طلب فرمایا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو قائم کرنے کی جو غرض تھی اسے یہ مدرسہ پورا کر رہا ہے کہ نہیں اس پر مدرسہ کی انتظامیہ نے بعض شکلات کا ذکر کرتے ہوئے مدرسہ کو توڑ دینے کا مشورہ دیا اور اس پر بڑا اصرار کیا۔ باوجود اس کے کہ اس وقت حضرت صاحبزادہ صاحب کی عمر صرف ۱۶ برس تھی۔ آپ کی رائے بڑی عمر کے صاحب تجربہ منتظمین کی نسبت زیادہ بخشتہ اور باوزن ثابت ہوئی آپ نے اس بات کو بڑے بڑے مؤثر رنگ میں دکھاتے ہوئے فرمایا کہ یہ مدرسہ بہرحال قائم رہنا چاہیے اور شکلات پر دوسرے فریال سے قابو پایا جاسکتا ہے آپ کے اس متوقف پر آپ کی مخالفت رائے رکھنے والے بعض دوستوں نے آپ کو انگریزیت کا دلدادہ ہونے کا طعن بھی دیا لیکن آپ اپنی رائے کی ادا بت پر مصر رہے چونکہ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رحمہ اللہ عنہ کی رائے بھی آپ ہی کے موافق تھی لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دونوں کی رائے کو ترجیح دی اور بعض تبدیلیوں کے ساتھ مدرسہ تعلیم الاسلام کو قائم رکھنے کا فیصلہ فرمایا اور انصاف یکم مئی ۱۹۰۸ء انہی دنوں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد بھی پڑی اس کی تقریب یوں پیدا ہوئی کہ ۱۹۰۵ء میں سلسلہ کے دو فرزند عالم حضرت مولوی عبدالحکیم صاحب سیالکوٹیؒ اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جلیؒ وفات پا گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کی وفات کا دہرا صدمہ پہنچا۔ کچھ تو اس لئے کہ یہ دونوں اپنے تقویٰ، علم و فضل اور اسلام کے لئے ہمت پر جانتاری میں بلند مقام رکھتے تھے اور کچھ اس لئے بھی کہ اتنے بلند پایہ علماء کی وفات سے ایک ایسا علی غلاء پیدا ہوا جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔ چنانچہ اس پہلو سے شورش کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جانتے ہیں سے اچھے اچھے لوگ مرتے جاتے ہیں مگر انھوں نے جو مرتے ہیں ان کا جانشین ہم کو کوئی نظر نہیں آتا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام سے متعلق فرمایا مجھے مدرسہ کی طرف دیکھ کر بھی

رنج ہی پہنچتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوتی اگر یہاں سے بھی طالب علم نکل کر دنیا کے طالب بننے لگتے تو ہمیں اس کے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ دین کے فادہ میں رہیں۔ چنانچہ تعلیم دین کی اس کمی کے پیش نظر آپ نے ارادہ ظاہر فرمایا کہ جماعت میں قادر الکلام اور مذہب دین کرنے والے علماء پیدا کرنے کا کوئی منتقل انتظام ہونا چاہیے اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایسی اصلاح ہو رہی ہے کہ یہاں سے واعظ اور علماء پیدا ہوں۔ حضورؐ نے اس کے لئے احباب سے مشورہ کیا اور آخر طے پایا کہ فی الحال مدرسہ تعلیم الاسلام کی نگرانی میں ہی دنیا کی ایک شاخ کھول دی جائے چنانچہ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ شاخ کھل گئی اور اس طرح اس کلاس کے اجراء سے پہلی دفعہ مدرسہ احمدیہ کی بنیاد پڑی (مکتوبات اجراء جلد ۲ ص ۲۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت کے آغاز ہی میں شدت یہ محسوس فرمایا کہ چونکہ مدرسہ کے قیام سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اولین خواہش یہ تھی کہ اعلیٰ پایہ کے علمائے ربانی پیدا ہوں اور اس وجہ سے دینی علوم کی تدریس کے لئے ایک الگ شاخ تعلیم الاسلام سکول میں قائم کی گئی تھی لہذا اس غرض کو باحسن پورا کرنے کے لئے ایک باقاعدہ علیحدہ درس گاہ کا قیام زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اس غرض سے آپ نے ایک سب کمیٹی مقرر فرمادی جو حضرت صاحبزادہ مرزا محمد احمد صاحب نواب محمد علی خان صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پر مشتمل تھی۔ اس سب کمیٹی کے سپرد اس نئے دینی درس کے لئے قواعد و ضوابط اور لائحہ عمل تجویز کرنے کے علاوہ جملہ اخراجات کے لئے مدد کے انتظام کرنا بھی تھا حضرت صاحبزادہ صاحب اور بعض دوسرے احباب نے جنور کی اس تجویز کو پورے ذور اور بڑی دقت کے ساتھ جماعت کے سامنے پیش کیا اور کچھ

کہ یہ مدرسہ دنیا میں اشاعت اسلام کا ایک بھاری ذریعہ ہوگا اور اس کے چلانے کے لئے عوزوں، عمارت اور بہترین لائبریری کا ہونا ضروری ہے (بدر قادیان ۱۸ جون ۱۹۰۸ء) ذرا زمانہ کی ستم ظریفی ملاحظہ فرمائیے کہ وہی بزرگان جو کل تک اس نوجوان کو انگریزیت کا طعنہ دے کر تعلیم الاسلام سکول کو بند کرنے کے مشورے دے رہے تھے اس واقعہ کے چند سال بعد ہی نیرنگ زمانہ سے ایسے بدلے کراہ اس نوجوان کی محض اس بناء پر مخالفت کرنے لگے کہ یہ ایک خاص دینی مدرسہ کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔ چنانچہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۸ء کو صدر انجمن احمدیہ کا ایک اجلاس لاہور میں جناب شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان پر منعقد ہوا اس اجلاس میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو جو انجمن کے ممبر بلکہ میر مجلس تھے مدعو نہیں کیا گیا۔ بہر حال صدر انجمن نے اپنے اس اجلاس میں بلا کسی خاص وجہ کے اپنے سابق فیصلے کے بالکل برعکس یہ ریزولیشن پاس کیا کہ اس مجلس کی رائے میں عزمی مدرسہ کے لئے بغیر وظیفہ کے طالب علموں کا ملنا مشکل ہوتا ہے اور اس طرح پر مقصد دینی مدرسہ کا عمل نہیں ہو سکتا۔ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ احمدی طلباء کو اعلیٰ درجہ کی مدرسہ تعلیم وظائف دے کر دلائی جائے یا ان کو خاص طور پر ڈاکٹری کے لئے تیار کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔

جب قرار داد یہ معاملہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۸ء بوقت شب انجمن ہائے احمدیہ کی کانفرنس کے اجلاس میں پیش کیا گیا کانفرنس کے اس اجلاس کی اطلاع بھی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمد احمد صاحب کو نہیں دی گئی۔ خواجہ کمال الدین صاحب مولوی محمد علی صاحب، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سید محمد حسین شاہ صاحب نے اجلاس سے خطاب کیا اور انجمن کے ۱۵ نومبر کے فیصلے کی پرجوش رنگ میں دکان کی ادھر تجویز پیش کی کہ تعلیمی وظائف بڑھا دئے جائیں تا احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد

میں کالجوں میں جائیں اور پاس ہوئے کے بعد ان میں سے جو دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کریں انہیں ایک آدھ سال میں قرآن پڑھا کر مبلغ بنا دیا جائے (الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۲۵ء)

جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریر خاص طور پر پرجوش تھی انہوں نے اپنی تقریر میں کہا: ہماری جماعت بڑی خفہ ہے وہ کسی چیز کا ضائع ہونا گوارہ نہیں کر سکتی۔ چونکہ انگریزی دان مبلغ چاہیں اس لئے مدرسہ دینیہ پر اس قدر خرچ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس مدرسہ کے ذریعہ جو مبلغ تیار ہوں گے دنیا ان کے متعلق یہی کہے گی کہ وہ درسیہ کی خاطر تبلیغ کر رہے ہیں لیکن اگر ہم اپنے نوجوانوں کو کالج میں تعلیم دلوائیں کوئی ڈاکٹر بن جائے کوئی وکیل بن جائے کوئی انجینیئر بن جائے کوئی سائنس کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرے تو لوگوں پر اس کا بڑا اثر ہوگا اور وہ کہیں گے کہ یہ اسلام کے کیسے جانشین اور خدام ہیں جو تنخواہ لئے بغیر تبلیغ اسلام کر رہے ہیں پس دینی تعلیم کا مدرسہ بند کر دیا جائے۔ اور نوجوانوں کو کالجوں میں تعلیم دلائی جائے خواجہ صاحب کی اس پرجوش تقریر سے سامعین نے کافی اثر قبول کیا یہاں تک کہ بیدار نہ تھا کہ اگر اس وقت رائے ہی جاتی تو اکثر حاضرین مکرم خواجہ صاحب سے پوری طرح اتفاق کر جاتے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا کہ علیحدہ دینی مدرسہ کا قیام تو درکنار سکول میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جاری فرمودہ دینی تدریس کی شاخ بھی بند کر دی جاتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا عین اس وقت جبکہ خواجہ صاحب کی فصاحت و بلاغت اپنے عروج پر تھی اور آپ کی تقریر اپنے اثر کے منتہا تک پہنچ چکی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کسی سے صورت حال کا علم یا مجلس میں داخل ہوئے جب حاضرین مجلس کا یہ رنگ دیکھا اور یہ محسوس کیا کہ ذہن پوری طرح خواجہ صاحب کے طلسم خطابت کے اسیر ہو چکے ہیں تو ایک دفعہ آپ کو اس فکر سے اپنے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دکھائی دی کہ اگر خدا نخواستہ جماعت نے تدریس اور تبلیغ کو بند کرنے کا فیصلہ دے دیا تو احمدیت کے مستقبل کا کیا بنے گا۔ بجلی کے کوندے کی طرح یہ دہم آپ کے دلی میں آیا اور گزر گیا اور اچانک الہی تقرب نے آپ کے دل و دماغ کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں ختم کیا اور طبیعت ایک غیر معمولی قوت اور جوش سے بھر گئی تب آپ نے کھڑے ہو کر بار بار بلند حاضرین مجلس سے کچھ بولنے کی اجازت طلب کی۔ سوائے چند ایک

کہ ہر ایک نے بیک آواز کہا کہ ہاں! آپ ضرور بلے۔ اس پر آپ نے بڑی متانت کی ان انتہائی دروازے پر بھی اپنی تقریر کا لول آغاز فرمایا۔

”آپ نے جو فیصلہ کیا ہے یہ آپ کے خیال میں ٹھیک ہو گا۔ مگر ایک چیز ہے جو آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ ہمارے کام آج ختم نہیں ہو جائیں گے بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں سال تک ان کا اثر چلتا چلا جائے گا اور دنیا کی نگاہیں ان پر ہوں گی اور اگر ہم کسی کام کو چھپانا بھی چاہیں گے تو وہ نہیں چھپے گا بلکہ تاریخ کے صفحات پر ان واقعات کو نمایاں حروف میں لکھا جائے گا اس نقطہ نگاہ کو مد نظر رکھتے ہوئے میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے بیمار ہوئے تو آپ نے اپنی وفات سے کچھ دن پہلے ایک شکر ریحی حکومت کے مقابلہ کے لئے تیار کیا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا سردار مقرر فرمایا ابھی یہ لشکر روانہ نہیں ہوا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور سوائے مکہ اور مدینہ اور طائف کے سارے عرب میں بغاوت رونما ہو گئی اس وقت بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ نے مل کر مشورہ کیا کہ اس موقع پر اسامہؓ کا لشکر باہر بھیجا درست نہیں کیونکہ ادھر سارا عرب مخالف ہے اور صحابیوں کی زبردست حکومت سے لڑائی شروع کر دی گئی تو نتیجہ یہ ہو گا کہ اسلامی حکومت ہم پر ہم ہو جائے گی چنانچہ انہوں نے ایک وفد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کیا اور درخواست کی کہ یہ وقت سخت خطرناک ہے اگر اسامہؓ کا لشکر بھی عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے چلا گیا تو مدینہ میں صرف بچے اور بوڑھے رہ جائیں گے اور مسلمان عورتوں کی حفاظت نہیں ہو سکے گی۔ لے ابوبکرؓ آپ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ اس لشکر کو روک لیں اور پہلے باغیوں کا مقابلہ کریں جب ہم انہیں دبا لیں گے تو عیسائیوں کے مقابلہ پر اسامہؓ کے لشکر کو بھیجا جاسکتا ہے اور چونکہ اب مسلمان عورتوں کی عزت و عصمت کا سوال بھی پیدا ہو گیا ہے اور خطر ہے کہ دشمن کہیں مدینہ میں گھسیں مسلمان عورتوں کی آبروریزی نہ کرے اس لئے آپ ہماری اس التجا کو قبول فرماتے ہوئے پیش اسامہؓ کو روک لیں اور اسے باہر نہ جانے دیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی

کہ جب وہ اپنی منگھڑانہ حالت کا اظہار کرنا چاہتے تو اپنے آپ کو اپنے باپ سے نسبت دے کر بات کیا کرتے تھے کیونکہ ان کے باپ غریب آدمی تھے۔ اور چونکہ ان کے باپ کا نام ابو قحافہ تھا اس لئے اس موقع پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو جواب دیا وہ یہ تھا کہ کیا ابو قحافہ کا بیٹا خلافت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد پہلا کام یہ کرے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری ہم تیار کی تھی اسے روک دے؟ پھر آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! اگر کفار مدینہ کو فتح کر لیں اور مدینہ کی گلیوں میں مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔ یہ لشکر جائے گا اور ضرور جائے گا۔

حضرت مسیحیہؑ کے بعد آپ لوگوں کا بھی یہ پہلا اقتدار ہے آپ لوگ غور کریں اور سوچیں کہ آئندہ تاریخ آپ لوگوں کو کیا کہے گی تاریخ یہ کہے گی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسے مشورہ کی حالت میں جبکہ تمام عرب باغی ہو چکا تھا اور جبکہ مدینہ کی عورتوں کی حفاظت کے لئے بھی کوئی مناسب انسان ان کے پاس نہ تھا اتنا بھی پسند نہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تیار کئے ہوئے لشکر کو وہ روک لیں بلکہ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ مسلمان عورتوں کی لاشیں کتے گھسیٹتے پھریں تب بھی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو منو بخ نہیں کروں گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے پہلے سال پہلے دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ الازہر پر تمام جماعت کے دوستوں سے مشورہ لینے کے بعد جس دینی مدرسہ کو قائم فرمایا تھا اور جس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ وہ مولوی عبد الکریم صاحب سبکیا کوٹی اور مولوی سید ابان الدین صاحب جہلمی کی یادگار ہو گا اور سلسلہ کی ضروریات کے لئے علماء تیار کرنے کا کام اس کے سپرد ہو گا اسے مسیح موعودؑ کی جماعت نے آپ کے وفات پانے کے بعد بعد توڑ کر رکھ دیا کیونکہ جس طرح جیش اسامہؓ کی تیاری کا کام خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسی طرح مدرسہ دینیات کا اجراء خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی آخری عمر میں فرمایا تھا۔

پس دنیا کیا کہے گی کہ ایک مامور کی وفات کے بعد تو اس کے متبعین نے اپنی

عزتوں کا ہر باد ہونا پسند نہ کیا مگر یہ بدانت نہ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم باطل ہو مگر دوسرے کاموں کے متبعین نے باوجود اس کے کہ ان کے سامنے کوئی حقیقی خواہ نہ تھا اس کے ایک جاری کردہ کام کو اس کی وفات کے بعد ابد بند کر دیا۔ (تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۶ء) آپ کے اس پرجوش اور زور پرور خطاب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاوہر کارا اثر کیا اور لوگوں کے قلوب کو بیک وقت پلٹ کر رکھ دیا اور طبیعتوں میں ایک عظیم انقلاب برپا ہو گیا بعض حاضرین کی فرط رقت سے چیخیں نکلی گئیں اور بکثرت پرورش آوازیں نکلتی تھیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب کی رائے سے مکمل اتفاق کرتے ہیں اور ہرگز یہ رائے نہیں دیتے کہ مدرسہ دینیات بند کر دیا جائے۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے جب مجلس کا بابا ہوا تو دیکھا تو فرشتے ہو کر فرماتے تھے کہ ہم حضرت میاں صاحب کی رائے کے خلاف نہیں ہیں دوستوں

(سراپے فقیر عبداللہ صاحب)

کو غلط فہم رہا کہ جسے۔ جاما مقصد تو یہ ہے کہ دوسرے پہلوؤں پر بھی غور کیا جائے اور ابھی فیصلہ نہ کیا جائے بعد میں خدا و کتاب کے ذریعہ مشورہ حاصل کر کے مناسب فیصلہ کیا جائے گا لیکن حاضرین نے خواجہ صاحب کے اس گریز کو کوئی وقعت نہ دی اور اپنے فیصلہ پر قائم رہے۔ بایں ہمہ کچھ عرصہ بعد اسی بارہ میں چاقوئی سے جب دوبارہ بھی رات طلب کی گئی تو ہر جماعت نے یہی حکم دیا کہ فیصلہ درست تھا جو ہم قادیان میں کر آئے اور ہرگز کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

فقیر فقیر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ شدید راسخ آخری پوری ہوئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دینی تعلیم کے انتظام کا جو بیج اپنے مبارک ہاتھوں سے بویا تھا وہ ایک علیحدہ منفرد و منفعت کی صورت میں قائم ہو اور پورے پورے اور قیامت تک اس کے پھولنے سے سارے اور رنگ دو اور پھولوں اور پھولوں سے نور انسانی کو فائدہ پہنچا رہے اور اہل ۱۹۰۹ء میں باقاعدہ ۳۳ برس کی عمر میں فوت ہوئے تھے۔

(سراپے فقیر عبداللہ صاحب)

وہ میں کو چار کرنے والا ہو گا (فقیر منیر)

کی بیعت کے ذریعہ ہوا آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حرم اول کے بڑے فرزند تھے اور عاشق خدا اور رسول اور عاشق قرآن تھے آپ پر اہمیت کی عداوت روز روشن کی طرح عیاں تھی لیکن بیعت کرنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ملے کہ خلافت ثانیہ کے ابتدائی پندرہ سال تک ہمیشہ جناب عالی رہا جس کا اظہار آپ نے حضرت عرفانی الکبیر سے بھی فرمایا تھا بالآخر جب آپ اپنی عمر کے آخری حصہ میں پہنچے تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؑ کو پیغام بھیجا کہ آپ بیعت کرنا چاہتے ہیں چنانچہ حضورؑ نے اسی دن یعنی ۲۵ دسمبر ۱۹۰۵ء کو آپ کی بیعت سے کی اسی طرح حضرت مصلح موعودؑ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین جہانی دروہانی فرزندان میں چرتے کا اضافہ ہوا۔

ایک نئے مرکز کا قیام: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور قادیان میں مرکز اہمیت کے قیام کے ذریعہ دنیا میں تین اسلامی مراکز موجود تھے یعنی مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ اور قادیان دارالامان اس کے بعد حضرت مصلح موعودؑ نے ایک اور اسلامی مرکز کا قیام بروہ مقدسہ کے نام سے فرمایا آج یہ مرکز کذاب عالم میں تبلیغ اسلام کا ایک فعال اور عظیم نشان مرکز بن چکا ہے۔ اس طرح بھی آپ کا بدو تین کو چار کرنے والا ثابت ہوا۔ اور یوں شکیوں کی یہ شے کئی جہت سے اسلام کی صداقت کا زندہ اور روشن نشان ثابت ہوئی۔

خالصہ محمد علی ذلیل

ولادتیں

(۱) حکم سید نفیس بخاری صاحب تیمم الہی کے ہاں مورخہ ۲ نومبر ۱۹۸۰ء کو تیسرا لڑکا تولد ہوا ہے۔ لڑکے کا نام ”دعید بخاری“ تجویز ہوا ہے۔ (۲) اسی طرح حکم سید سجاد احمد صاحب آف راجہ کی بیٹی عزیزہ روبینہ ناصر صاحبہ نفیس لندن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۹ کو بیٹا عطا فرمایا ہے اجاب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نو مولودین کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک صالح و خادموں بنائے آمین (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

حضرت مصلح موعودؑ غیرواں کی نظر میں !!

وَالْفَضْلُ مَا شِئْتُمْ بِهِ الْعَمَلُ

صفر ۱۹۴

”صاحبزادہ روزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
 سے بھی مل کر ہمیں ان حد مسرت ہوئی صاحب
 زادہ صاحب نہایت ہی خلیق اور سادگی
 پسند انسان ہیں۔ علاوہ خیر خالق کے کہیں
 بڑی حد تک مدد و فہم اور مدد بھی ہیں
 صاحبزادہ صاحب کا زہد و انانیت اور
 ان کی وسعت خیالانہ سادگی ہمیشہ مجھے
 یاد رہے گی۔“

”یہ خلیفہ صاحب اپنی عمر کے چالیسویں سال میں ہیں۔ منہ پر سادہ گشادہ داڑھی رکھتے ہیں۔ چہرہ گندم گوں ہے اور جلال و وقار چہرہ پر غالب ہے۔ دونوں آنکھیں دکاوت و ذہانت اور غیر معمولی علم و فضل کی خبر دے رہی ہیں۔ آپ ان کے چہرے کے حد و خال میں جبکہ وہ اپنی برف کی مانند بگڑی ہوئے کھڑے ہوں یہ دماغ قابلیتیں دیکھیں تو آپ کو یقین ہو جائے۔“

(۱) "مرزا بشیر الدین محمود احمد میں کام
 کرنے کی قوت حد سے زیادہ ہے۔ وہ
 ایک غیر معمولی شخصیت کے انسانی ہیں۔ وہ
 کئی ہفتوں تک دو کاوٹ کے بغیر تقریر
 کرتے ہیں۔ ان کی تقریر میں روانی اور
 معلومات زیادہ پائی جاتی ہیں۔ وہ بڑی
 بڑی ضخیم کتابوں کے معنی ہیں۔ ان کو
 مل کر ان کے اخلاق کا گہرا اثر ملے گا اور
 پہنچتا ہے۔ تنظیم کا رنگ ان میں موجود ہے
 وہ پچاس سال کی عمر میں کام کرنے کے لئے
 سے نوجوان معلوم ہوتے ہیں۔ وہ اردو
 زبان کے ایک بڑے مر مرست ہیں۔"

ابھی آپ (حضرت مصلح موعودؑ) ناقل
کے دار الخلافہ (دور شرقی - ناقل) میں تشریف
لانے کی خبر شائع ہوئی تھی کہ بہت
علماء و فضلا آپ کے ساتھ شتکار
اور آپ کی دعوت کے متعلق آپ سے
مناظرہ اور مباحثہ کرنے کے لئے آپ
کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے
آپ کو بہت عین پرست و کھنڈہ دار

شریعت البیہ فی شہادت اور فلسفہ سے واقف
تحقیق پایا۔

بحرہ ۱۰۔ اگست ۱۹۷۲ء
پروفیسر سید عبدالقادر صاحب ایم اے

مارٹن ہسٹریکل سوسائٹی اسلامیک کالج
لاہور کے جلسہ منعقدہ ۱۹۷۹ء میں بحیثیت
صدر حاضرین سے حضور رضی اللہ عنہ کا تعارف
کراتے ہوئے فرمایا:-

"حضرات عام طور پر قاعدہ ہوتا ہے
کہ حرب کوئی صاحب نیچر کے لئے تشریف
داریں تو صدر انجمن حاضرین سے ان کا
تعارف کر دیتا ہے۔ لیکن آج کے سلسلہ
اس عزت۔ اس شہرت اور اس پایہ کے
انسان ہیں کہ شاید ہی کوئی صاحب نادار
ہو۔ آپ اس عظیم انسان اور برگزیدہ
انسان کے خلف ہیں جنہوں نے تمام
دنیوی دنیا اور باطنی خصوص عیسائی عالم میں
تہلکہ مچا دیا تھا۔"

(تأثرات قادیان صفحہ ۱۶۱)
"پھر اسی مجلس میں حضور رضی اللہ عنہ
کے مولانا ابراہیم علیہ السلام میں
اختلافات کا آغاز کے اختتام پر پروفیسر
صاحب موصوف نے فرمایا:-

حضرات میں نے کچھ تاریخی اور اوق کی
رق گردانی کی ہے اور آج شام کو
ب اس ہال میں آیا تو مجھے خیال تھا
سلائی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے
نہی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی طرح
رہنے لگی کر سکتا ہوں۔ لیکن اب جناب
مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا
ہے کہ میں ابھی طفل مکتب ہوں اور میری
علیت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب
کی علیت کی روشنی میں وہی نسبت ہے
جو اس لیمپ (جو میز پر تھا) کی روشنی کو
اس بجلی کے لیمپ (جو اوپر آویزاں تھا)
سے ہے۔"

حضرات جس فصاحت اور علیت سے
جناب مرزا صاحب نے اسلامی تاریخ کے
ایک نہایت مشکل باب پر روشنی ڈالی ہے
وہ انہیں کا حصہ ہے اور یہاں بہت کم
نوٹ ایسے اوق کو بیان کر سکیں گے جو
خیالی میں لاہور میں بھی ایسا کوئی شخص
نہیں ہے۔۔۔۔۔ میں خواہش کرتا ہوں کہ
ایسے قابل انسان ہماری سوسائٹی میں
ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسی زبردست
عزیمت اور شخصیت کا انسان ہماری سوسائٹی
کا ممبر بن جائے تو سوسائٹی کو چار چاند
لگ جائیں گے۔"

(انفصل ۸۔ مارچ ۱۹۷۹ء صفحہ ۵)
اربیان جسٹس ایس۔ اے۔ رحمن

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے زیر
اہتمام منیار ڈھال لاہور میں موجودہ
حالات میں عالم اسلام کی حیثیت اور اس کا
مستقبل کے موضوع پر حضرت مصلح موعود
کے بابریت افروز خطاب کے اختتام پر
صدر جلسہ انجمن جسٹس ایس۔ اے۔ رحمن
نے فرمایا:-

"میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن
کا شکر گزار ہوں کہ جس نے اس فاضلانہ
تقریر کے سننے کا مجھے یہ موقع پیش کیا۔ جناب
مرزا صاحب نے کچھ ایسے ایسے وقت میں
بہت وسیع مضمون بیان فرمایا ہے اور اس
کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ
نے جو تعمیری تجاویز بیان فرمائی ہیں وہ
نہایت ہی قابل قدر ہیں۔ ہمیں ان پر سیدھی
سیدھی غور کرنے اور ان پر عمل کرنا کوشش
کرنا چاہیے۔"

(انفصل ۱۲۔ دسمبر ۱۹۷۸ء)

ملک فیروز خان فون

اسی نوع کی ایک تقریر میں حضرت
مصلح موعود کا ایک موعودہ الامام خطاب
سماعت کر کے سننے کے بعد صدر جلسہ ملک
فیروز خان فون نے فرمایا:-

"حضرت صاحب کے دماغ کے اندر
علم کا ایک سمندر موجزن ہے۔ انہوں
نے خود سے وقت میں بہت کچھ
بتایا ہے اور نہایت فاضلانہ طریق سے
مفتون پر روشنی ڈالی ہے۔"

(انفصل ۹۔ دسمبر ۱۹۷۸ء)

مولانا محمد علی جوہر

"ناستوری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین
محمد احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر
ان سطور میں نہ کریں۔ جنہوں نے اپنی تمام تر
توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں
کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ
حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں
کی سیاست میں دیچھی رہے ہیں تو
دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم تبلیغ و تجارت
میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور
وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم
فرقہ کا طرز عمل سوا او اعظم اسلام کے لئے
بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص
جو بسم اللہ کے گنبد میں بیٹھ کر خدمت اسلام
کے بلند بانگ دور باطنی بیج و عادی کے
خوگ ہیں منظم راہ ثابت ہوگا۔"

(اخبار سدر دہلی مورخہ ۲۶۔ دسمبر ۱۹۷۶ء)

اخبار مشرق گورکھپور

جناب امام صاحب جماعت احمدیہ کے

احسانات تمام مسلمانوں پر ہیں۔ آپ ہی کی قریب
سے درتوں پر مقدمہ چلایا گیا۔ آپ کی جماعت
نے ٹولیکار رسول کے معاملہ کو
آگے بڑھایا۔ سرخوردگی کی اور جیل جاسنے
سے خوف نہ کھایا۔ آپ ہی کے پمفلٹ
نے جناب گورنر صاحب بہادر کو عدل
والصاف کی طرف مائل کیا۔۔۔۔۔ اس
وقت ہندوستان میں جتنے فرقہ پرست مسلمانوں
کے ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریز یا
ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب
ہو رہے ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت
ہے جو قرون اولی کے مسلمانوں کی طرح
نہی نزدیکی سے مرعوب نہیں اور
خاص اسلامی کام سرانجام دے رہی ہے۔"

(مشرق ۲۲۔ ستمبر ۱۹۷۶ء)

اخبار زمزم

موجودہ حالات میں خلیفہ صاحب حضرت
مصلح موعود۔ ناقل، نے مصر اور حجاز
مقدس کے لئے دوسری جنگ عظیم کے
دوران ارض مقدس اور مہر کو اس وقت
سے دور رکھنے کے لئے ناقل، اسلامی
غیرت کا جو ثبوت دیا ہے وہ یقیناً قابل
قدر ہے اور انہوں نے اس غیرت کا
اظہار کر کے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح
ترجما کیا ہے۔"

(زمزم ۱۹۔ جولائی ۱۹۷۳ء)

خان بہادر سمر عبدالقادر بیر سٹریٹ لاء

"مجھے جماعت احمدیہ کے ساتھ مسلمانوں
کے عام مفاد کے سلسلہ میں تعلقات کا
موقع ملتا رہا ہے۔ مسلمانوں کی عام بہبودی
اور ترقی کے سوال سے آپ حضرت مصلح
موعود۔ ناقل، کی گہری دلچسپی کا میرے
دل پر بھاری اثر ہے۔"

(الحکم جوبلی نمبر دسمبر ۱۹۷۹ء)

علامہ نیاز فتح پوری

تفسیر کبر جلد سوم آج کل میرے سامنے
ہے۔ اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے
دیکھ رہا ہوں۔ اس سے شک نہیں کہ مطالعہ
قرآن کا ایک بالکل نیاز ادبی فکر آپ نے
پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے
نماز سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل
و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا
ہے۔ آپ کی تفسیر علی، آپ کی وسعت نظر
آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا
حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ
سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس
ہے کہ میں کیوں اس وقت تک اس سے
بے خبر رہا۔ کاش کہ میں اس کی تمام حلیوں

دیکھ سکتا۔ کل سورہ ہود کی تفسیر میں حضرت
لوہر آپ کے خیالات معلوم کر کے
جی بھر کر تھا۔ اور بے اختیار یہ خط لکھنے
پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے فطرتاً بذاتی
فی تفسیر کتبے ہوئے عام مفسرین سے جدا
بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے۔ اس کی
داد دینا میرے اختیار میں نہیں۔"

(الفرقان نقضی نمبر دسمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۷۷)

اختیار تعلیم پشاور

ہمارے ایسے تاثرات یہ ہیں کہ حضرت
مرزا بشیر الدین صاحب موعود احمد ایک بچے
محمدی مسلمان ہیں۔ ان کے دلی میں اسلام
کے لئے قرب اور شہادت ہے۔ وہ جانتے
ہیں کہ مسلمان خدا کی روشنی قرآن کو مضبوطی
سے پکڑیں اور ایک ہو جائیں۔۔۔۔۔ ہم
نے خود پانچ مذہب حضرت بشیر الدین صاحب
موجود احمد سے ملاقات کی۔ انہیں یہ معلوم
تھا کہ یہ میرا مرید نہیں ہے۔ انہیں معلوم
تھا کہ جماعت سے وابستگان کے سلسلہ
میں اس کا نام نہیں ہے لیکن انہوں نے
جن خیالات کا اظہار فرمایا اس میں اسلام
اور دینی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے
بھی قرب ایسی عقیدت اور سچی راہنمائی
کے آثار نظر آ رہے تھے۔"

(۲۱۔ جولائی ۱۹۵۶ء)

ہفت روزہ روشنی سمریگر

حضرت مصلح موعود کی وفات حسرت آیت
پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے
رمضانہ ہے۔

آپ حضرت مرزا غلام احمد مجدد و
مہدی چہار دم کے فرزند تھے اور ایک
جدید عالم اور مفکر تھے۔ تقریر کرنے میں
شاید ہی کوئی آپ کا ثانی تھا۔ یہاں تک
کہ اسلام کا اقتقادی نظام اور اسلام کا
نظام نو جیسے دقیق موضوعات پر ایک
ایک ہی صبر میں جو تقاریر ہوئیں وہ
لقابی صورت میں شائع ہو کر مقبول عام
ہو چکی ہیں آپ کے عالم و فاضل ہونیکا اندازہ
اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ انٹینشنل
گروٹ آف جسٹس سر قمر اللہ خاں صاحب بھی
آپ کے مریدوں میں ہیں اور ان ہی کے
انفاذ میں آپ کی ذات صفات حنیف کا ایک
ایسا مجموعہ پیش کرتی ہے جس کا ایک شخص کے
وجود میں پایا جانا بہت نادر بات ہے۔"

(بحرہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۷۵ء)

مولانا عبدالمجید دہلوی

میں حقیقت سے قرآن حقائق و معارف کی جو
تشریح، تبیین و ترجمان دیکھتا ہوں اس میں
بہت دقت و تہذیب ہے۔ (صدر جوبلی نمبر ۱۹۷۹ء)

تیر نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا

۱۔ از مکتوب مولوی خورشید احمد صاحب پرچا کر قادیان

پیشگوئی "مصلح موعود" ایک طویل اور پستار آسمانی نشانات کی حامل پیشگوئی ہے جس کی مندرجہ ذیل صرف ایک شق میں ہی کائنات بالشان خارق عادت نشانات موجود ہیں۔

"تیر نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہو گا کہ وہ لوگ جو تیری ذات کی فکر میں گئے ہوئے ہیں تیرے ناکام رہنے کے در پر ہیں اور تیرے نابود رکھنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور ناسراری میں رہیں گے۔"

راستہ بار ۲۲ فروری ۱۸۸۶ء آئیے ذیل کی سطور میں ان عظیم الشان نشانات آسمانی کا سرسری جائزہ لیں۔

اولے۔ صفحہ زمین سے تیرا موعودہ زمین لی جائے تو مطلب واضح ہے کہ زمین سے احمدیت اور بانی احمدیت کا قدس نام کبھی نہیں اٹھے گا۔ جبکہ آپ کے قدس نام کو مٹانے اور نابود کرنے کے لئے اجتماعی اور سرکاری ہر سطح پر کوششیں کی جائیں گی چنانچہ خدا تعالیٰ کے اس قول کی شہادت خود اس کا فعل دیتا چلا آ رہا ہے۔ منڈت نیکہرام۔ شری کنج لال المعروف رب قادیان سعد اللہ لدھیانوی۔ امیر یکنیج ڈوئی میزائیم محمد حسین شاہی بیرونی شہداء اللہ امرتسری میزائیم نے آپ کی مخالفت میں کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کیا ان کی پشت پر وہ ساری قویں تھیں جن کے یہ بیڈر تھے لیکن یہ سارے کے سارے ریگواہی دیتے ہوئے دنیا سے ناکام گزر گئے کہ۔

"کاؤب صادق کی طرح کبھی خدا کے حضور عزت نہیں پاتا۔"

و کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۸۵

دوم۔ "صفحہ زمین" سے مراد

قادیان پنجاب میں ہے جس سے اس کلام الہی کا ایک منشاء یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قادیان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام اور آپ کی قدس جماعت کا وجود کبھی اور کسی زمانے میں بھی نہیں ملے گا خواہ پنجاب تقسیم در تقسیم ہوتا چلا جائے کیونکہ قادیان پنجاب کو خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے اور یہ ایک انجن کا ہمیشہ مقام رہے گا۔

(الوصیت ص ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تصانیف میں قادیان کو پنجاب الہند لکھا گیا ہے (الاستفاد طبعیت فی مطبع انگلین فی قادیان پنجاب الہند ص ۲۵) اور ہماری روزانہ کی پنجابی بول چال میں قادیان کو قادیان کہا جاتا ہے گویا قادیان پنجاب یا قادیان پنجاب ایک ہی جہتی کا نام ہے اور یہ وہ بستی ہے جو ہمیشہ پنجاب الہند میں رہے گی۔

قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں علم ابجد کی رو سے بعض حیرت انگیز نشانات بھی ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں اس علم کی رو سے الہام الہی "صفحہ زمین" سے حلی طور پر قادیان پنجاب یا قادیان پنجاب" مراد ہے تفصیل ملاحظہ ہو۔

صفحہ زمین :-

ص۔ ف۔ ح۔ د۔ ی۔ ن۔

۹۰ + ۸۰ + ۵۰ + ۸ + ۵ + ۱۱ + ۴ + ۱۰ + ۵ + ۱۰ + ۳۱

قادیان پنجاب :-

ق۔ ا۔ د۔ ی۔ ن۔ ف۔ ح۔ د۔ ی۔ ن۔

۱۰ + ۱۰ + ۴ + ۱۰ + ۵ + ۵ + ۸ + ۵ + ۱۰ + ۴ + ۱۰ + ۳۱

مصنف "برایم احمیہ نے اپنی ساری قوم کی نمائندگی کرتے ہوئے بزم خود "دف بحرف نداء کے حکم سے کھانکے۔"

"آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی خدا کہتا ہے چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ نہ لڑا رہے گا پھر معدوم محض ہو جائے گا۔"

(و کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۸-۴۹۹ مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء)

اسی طرح مجلس احرار اور اس کے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے حکومت برطانیہ کی پشت پناہی میں برتسلی آمیز و عادی کئے کہ۔

"ہمیں خدا کی ہر بانی پر پورا بھروسہ ہے کہ احرار کا وسیع نظام باوجود مالی مشکلات کے دس برس کے اندر اندر اس فتنہ کو ختم کر کے چھوڑے گا۔"

(خطبات احرار ص ۳)

نیز۔

"مرزائیت کے مقابلے کے لئے بہت سے لوگ اٹھے مگر خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری) مگر خدا نے قادر و توانا نے اپنے وعدہ کے مطابق ہر موقع پر جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کی حفاظت فرمائی اور تمام مخالفین ناکام رہے جس کا اعتراف خود انہیں ان الفاظ میں کرنا پڑا کہ۔

"حجۃ الاسلام حضرت علامہ اور شاہ صاحب کاشمیری حضرت پیر علی شاہ صاحب گولڑی اور حضرت مولانا شہداء اللہ صاحب امرتسری میزائیم رحمہم اللہ کے علمی اسلحہ فرنگی کی اس کاشتہ داشتہ نبوت کو موت کے گھاٹ نہ اتار سکے۔"

(آزاد ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء ص ۱۶)

"ہم اس تلخ زبانی پر مجبور ہیں کہ ان اکابرین کی تمام کوششوں کے باوجود قادیان جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔"

(المبشر ۲۲ مارچ ۱۹۵۶ء دہلی فور)

پس مخالفین کی ناکامی اور احمدیت کی ترقی کا یہ وہ عظیم الشان نشان ہے جو "صفحہ زمین" کے الفاظ میں منظر ہے۔

سوم۔ پیشگوئی مذکورہ کی صداقت کے اثبات کے لئے ضروری ہے کہ آپ کی ذریت میں سے کوئی نہ کوئی فرد اور آپ کی جماعت کے کچھ نہ کچھ لوگ ہمیشہ "صفحہ زمین" یعنی قادیان میں موجود رہیں موعودہ حضرت خدا تعالیٰ کا فعل ہے کہ ۱۹۴۷ء کے فونی دور سے آج تک حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ایک پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا دیم احمد صاحب اور آپ کے نکھال میں سے ان کی اہلیہ محترمہ سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ مع چچان دیگر درویشان کے ساتھ قادیان میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کے نسب و سر دوں خاندان کی اولاد اور آپ کی جماعت کے افراد ہر لمحہ قادیان میں موجود رہے ہیں۔

چہارم۔ پیشگوئی مصلح موعود کی مذکورہ

بالاسن میں اس امر کی وضاحت بھی موجود ہے کہ۔

بہت سے لوگ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ذات کے خاتمہ اور آپ کی ذریت کے منقطع ہونے کے متنبی اور کوششیں کر رہے ہیں لیکن یہ حضور اقدس کے مقابلے میں اگر خود ہی منقطع النسل ہونے کی حالت میں دنیا سے نکلنا چلے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت موجود ہے کہ منڈت نیکہرام اولاد جیسی نعمت سے محروم رہے شری کنج لال المعروف رب قادیان کے دونوں نو عمر لڑکے ان کے سامنے واضح مخالفت دے گئے۔ سید اللہ لدھیانوی کا انجام ابتری کی حالت میں ہوا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری حیرتوں اور ناکامیوں کا بوجھ اٹھائے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

پنجم۔ اس عبارت میں تمام ضامن مزج کی استعمال ہوئی ہیں جو اشارہ کر رہی ہیں کہ کچھ لوگ منظم طریق سے حضرت اقدس کے روحانی مشن کو ناکام بنانے کے غرض سے احمدیت پر حملہ آور ہونگے اور ایسے حالات پیدا کریں گے کہ جن کے منظر گمان غالب یہی ہو گا کہ حضور اقدس کا دینی مشن اور احمدیت جلد ہی صفحہ ہستی سے مٹ جائے گی چنانچہ احبار نے م ۱۹۲۳ء میں بہت بڑے پیمانے پر ایک مضبوط اور منظم تحریک احمدیت کو مٹا دینے کے لئے پھیلایا اور بڑے طعناطعن سے اعلان کیا کہ

"مسیح کی بھڑو! تم سے کسی کا ٹکڑا نہیں ہوا جس سے اب اسلئے وہ مجلس احرار ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔"

(تقریر سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۱۹۲۳ء بر موقع تبلیغی احرار کانفرنس قادیان)

اسی طرح ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں احمدیت کو نابود کرنے کے لئے تحفظ ختم کر کے نام پر احمدیوں کے خون سے ہونی کھیل گئی۔ مگر ان پرورد بھانک اور خطرناک اور دار میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کا ایفا کیا بفضلہ تعالیٰ احمدیت قادیان اور صفحہ زمین پر پروان چڑھتی چلی گئی اور مجلس احرار قطعہ پارینہ ہو کر ہمیشہ کے لئے اپنی موت آپ مر گئی۔

پھر ۱۹۴۷ء کے ہولناک اور فونی دور نے برصغیر ہند میں ایک قیامت برپا کی یہ ایک ایسا دور تھا کہ اگر خدا تعالیٰ نے قادیان کی حفاظت کا وعدہ نہ کیا ہوتا تو لاریب قادیان اور قادیان سے مسیح علیہ السلام کا نام کبھی کا مٹ چکا ہوتا۔ مگر ایسے ہولناک دور میں بھی :-

(باقی صفحہ پر)

حضرت مصلح موعودؑ تقویٰ کی باریک دہلیز پر

از مکرم سید رشید احمد صاحب بی اے سونگھڑہ (رائلہ)

ایک صحابی یا شاید تابعی سے کسی نے سوال کیا۔ کیا آپ تقویٰ کی تعریف کر سکتے ہیں انہوں نے فرمایا حق تعالیٰ اس کا نام ہے کہ انسان ایسے رستہ پر چل رہا ہو جہاں چاروں طرف۔ کائنات ہوں اور اس نے ڈھیلا ڈھالا جتھے پہن رکھا ہو۔ سپر وہ دان بچا کر نکل جائے۔

(خطبہ جمعہ حضرت مصلح موعودؑ فرمود)

(۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء)

اس اصل کے تحت حضرت مصلح موعودؑ میرت کا مطالعہ کرنا بھی موجب تطویل ہے۔ شتے نمونہ از خردارے کے طور پر چند واقعات درج ذیل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں

(۱) مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب اور سابق پرائیویٹ سیکرٹری کا بیان ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؑ نے ایک مرتبہ ایک بچے کو ذاتی کام ارشاد فرمایا جس کے لئے کچھ ناملہ طے کرنا پڑا تھا۔ بچہ میرے پاس آیا دفترس گوں کے وقف کردہ سائیکل بھی تھے۔ انے حضورؑ نے فروری کام کا ذکر کیا اس ایک سائیکل اسے دے دیا وہ فوراً سائیکل پر گیا اور کام کر کے سائیکل واپس لے دیا اور حضورؑ کی خدمت میں رپورٹ کر دی۔ حضورؑ نے اس سے دریافت فرمایا تم اتنی جلدی کیسے یہ کام کر کے آگئے جبکہ اس کام کے لئے اس قدر فاصلہ طے کرنا پڑتا تھا اس نے بلا تکلف کہا کہ دفتر تحریک جدید سے سائیکل لے لیا تھا اس لئے تبدیل جانے کی بجائے۔

سائیکل پر جانے کی وجہ سے جلدی کام کر کے واپس آگیا حضورؑ نے مجھ سے جواب طلبی فرمائی خاکسار نے عرض کر دیا کہ اس نے حضورؑ کے کام کا ذکر کیا تھا اس لئے سائیکل دے دیا گیا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ ذاتی کام کے لئے سائیکل دینا درست نہ تھا۔

(حجۃ الجامعہ ربوہ شمارہ ۱۲۱-۱۲۲ء)

اسی طرح مولوی صاحب موصوف ایک موقع بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع قادیان میں حضورؑ کو معلوم ہوا کہ نڈت علی رامل صاحب کی دکان اچھی نہیں چل رہی اور ان کو مالی وقت پیش ہے اس نے اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ بیرونگ اور خصوصاً یہ خاندان بطور امداد

مانگنے کو پسند نہیں کرتے تنہا نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ان کی دکان پر جا کر جو نام استعمال ہوئے والی دوائیں ان کے پاس تیار شدہ موجود ہوں اور فرختہ نہ ہوتی ہوں وہ بیس روپے کی خریدو ان کے بتائے ہوئے نرخ کے متعلق ان سے کسی رعایت کا مطالبہ نہ کیا جائے اس طرح سے کسی حد تک ان کی امداد ہو جائے گی امداد کو امداد کا احساس بھی نہ ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اس سے اس طور پر خفیہ احسان فرمایا کہ ان کو اپنے محسن کا پورے طور پر علم بھی نہ ہونے دیا۔

(حجۃ الجامعہ ربوہ شمارہ ۱۲۱-۱۲۲ء)

(۲) محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی روایت ہے کہ قادیان سے چند کوس دور ایک گاؤں میں شہسور ہو گیا کہ رات کو جن آتا ہے ایک دن گاؤں کے اندر دھج ہوئے اور جن کا ذکر ہوا تو ایک لمبا ترنگا سکھر کہنے لگا کہ میں اس جن کو پکڑ لوں گا رات بھر ہی تھی اور جھاڑیوں کی اوٹ میں وہ کڑیل سکھر چھپا جن کا انتظار کر رہا تھا اتنے میں اس نے دیکھا کہ رات کے اندھیرے میں ایک بولا سا بھرا، جب شکل و صورت نمایاں ہوئی تو دیکھا کہ یہ بشیر الدین محمود احمد تھے جو ایک ہاتھ میں لالین اور دوسرے میں جائے نماز بچھوئے ہوئے تھے آپ نے جائے نماز بچھائی تو وہ سکھ دوڑتا ہوا آیا اور اس کے قدموں میں جاگرا اس نے سارا واقعہ سنایا آپ نے اس سے کہا کہ وعدہ کرو کہ کسی کو یہ نہ بتاؤ گے مگر اس نے آمناہ سے اپنی جگہ تبدیل کر دیں گا۔

(ملت کا ندائی مطبوعہ سلطان القلم)

ایکٹھی راولپنڈی ص ۱۱۱)

(۳) محرم مرزا عبدالحی صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا فرماتے ہیں کہ آپ دینی حضرت مصلح موعودؑ کرسی دیگرہ پر بیٹھتے تو اس میں یہ بھی خصوصیت ہوتی کہ آپ کبھی ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر نہ بیٹھتے حضورؑ در کائنات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے کا یہی طریق حدیثوں سے ثابت ہے آپ بھی اپنے باقاعدہ مطالعہ کی پیروی میں ہمیشہ اسی طرح کرتے تھے نے کبھی ایک دفعہ بھی اس کے خلاف نہیں دیکھا خواہ کتنے تھک جاتے ٹانگیں لمبی کر لیتے یا ٹیک لگا لیتے لیکن لات کے اوپر لات نہ رکھتے گویا دائمی طور پر خدا تعالیٰ کے حضور میں

پوری نیاز مندی کے ساتھ بیٹھے ہیں یہ چھوٹی سی بات ہے لیکن ولی کیفیت کی آئینہ دار اسی طرح میں نے آپ کے چہرہ پر ہمیشہ عجز دیکھا اگرچہ انتظامی معاملات میں آپ کو سختی بھی کرنی پڑتی

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر ۱۹۶۲ء ص ۱۲۲-۱۲۳)

(۴) مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی لکھتے ہیں کہ قیام ربوہ کے ابتدائی وقتوں میں ایک موقع پر حضور ربوہ تشریف لائے دوپہر کے وقت جب حضورؑ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ کھانا کھانا ربوہ کے ساکنین کو دیا گیا ہے تر منتظیلین نے بتایا کہ دوپہر کے وقت دال اور شام کو گوشت دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی دال دی جائے جس کی فوراً تعمیل کی گئی اور ہم نے دیکھا کہ آپ نے گوشت والی پلیٹ کو چھوڑا تنگ نہیں اور دوٹی دال سے ہی کھائی

(حجۃ الجامعہ ربوہ شمارہ ۱۲۱-۱۲۲ء)

(۵) خرم پردیس بشارت الرحمن صاحب ایم اے فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر "بکروٹ راولڈ" پر حضورؑ سیر کر رہے تھے کہ اخروٹ بیچنے والے پہاڑی لوگ پاس سے گزرے تھے نے جیب میں ہاتھ ڈالا کہ کچھ اخروٹ لوں حضورؑ سمجھ گئے کہ یہ اخروٹ لینا چاہتا ہے فرمایا بشارت اخروٹ لو گے؟ خاکسار نے عرض کیا کہ جی حضور۔ فوراً دالکٹ کی جیب سے ریزگاری نکالی اور مجھے اندر ساتھ بعض بچوں کو اخروٹ لے لے جن سے ہماری جیبیں بھر گئیں۔ میں نے ایک طرف ہٹ کر ایک پتھر پر کچھ اخروٹ فرمائی تو اسے اور ان کی گری نکالی اور ہتھیلی پر رکھ کر لے آیا اور حضورؑ کے سامنے کی کہ حضورؑ کھائیں۔ حضورؑ نے مجھے گھور کر دیکھا اور فرمایا۔ میں اس طرح باہر چلیں نہیں کھایا کرتا تم کھاؤ مجھے اپنی اس گستاخی پر پھر بڑی شرمندگی ہوئی کہ یہ حرکت کیوں کی۔

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر ۱۹۶۲ء ص ۱۲۳)

(۶) حضرت میرہ مہر آبا صاحب مدظلہ العالی کا بیان ہے کہ ڈہلوی کا واقعہ ہے کہ آپ مینز پر کھانا کھانے کے لئے تشریف لائے تھے تھوڑی دیر میں کیا دیکھتی ہوں کہ آپ خاموش سے بغیر کھانا کھاتے اپنے کمرے میں چلے گئے میں کچھ سمجھ نہ سکی کہ آپ کی ناراضگی کی

وجہ کیا ہے؟ مجھے حیران تھے اب پھر تمام دن فاقہ میں رہیں گے اور کام کی اس قدر بھرمار ہے کہیں آپ کو ضعف ہو جائے آخر میرے پوچھنے پر حضرت بڑی آپا جان (یعنی حضرت ام نامرہ جو حضورؑ کی سب سے بڑی حمیقین خور اللہ عز و قد ہا ناقل) نے بتایا کہ حضرت اقدس نے اپنے کمرے میں جا کر چٹ بھجوائی ہے کہ میں نے تحریک جدید کے ماتحت لڑکا ہوا ہے کہ مینز پر صرف ایک ڈش ہوا کرتے آج میں نے ایک کے بجائے تین ڈش دیکھے ہیں ایسا کیوں ہے میں کھانا مرکز نہیں کھاؤں گا۔

(الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۶۶ء ص ۱)

(۸) حضرت مصلح موعودؑ کے خلیفہ راشد کے منصب پر فائز ہونے کی وجہ سے صدر شعبہ کی طرف سے بجا ضرورت کے پیشی نظر پیریدار مقرر کیا گیا تھا اندرون خانہ کے متعلق صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضورؑ نماز پڑھانے جا رہے تھے تو ڈیوڑھی میں دیکھا کہ پیرے پر متعین ایک شخص جو قی پالش کر رہا ہے آپ نے پوچھا کہ کس کی جوتی ہے؟ اس نے کہا کہ پیر نہیں اندر سے کسی بی بی کی آئی ہے آپ نے وہ جوتی اس سے لے لی اور اندر آئے اور ہر ایک سے پوچھا کہ یہ جوتی کس کی ہے راز سے خوف کے سبب خاموشی تھی آخر آپ نے غصہ سے پوچھا کہ بتاتے کیوں نہیں اخروٹ ڈٹا اور چھوٹی ہمشیرہ بولی کہ میری ہے آبا جان حضورؑ نے فرمایا کہ دیکھو! انجن پیریدار کی تنخواہ میرے لئے دیتی ہے تمہارے لئے نہیں اگر تم نے جوتی پالش کر دانا ہو اور خود نہ کر سکتی ہو تو مجھے دے دیا کرو جی پالش کر دیا کر دیں گا پیریدار انجن کا کوئی ملازم میرا ذاتی ملازم نہیں۔

(ملت کا ندائی مطبوعہ و ص ۸۷)

سلطان القلم اکٹھی راولپنڈی -)

(۹) حضرت مصلح موعودؑ کی ایک دختر (یعنی قمر بیگم صاحبہ سید پیر داؤد احمد صاحب مرحوم ناقل) فرماتی ہیں کہ ۱۹۵۷ء کی بات ہے حضرت آبا جان یعنی سیدنا مصلح موعودؑ نخل میں مقیم تھے ہم لوگ بھی ان دنوں وہیں مقیم تھے پیر پیر سید قمر سلیمان احمد جیسے پیارے بھائی کہنتم میں جس کی عمر اس وقت تین سال تھی باہر بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تھوڑی دیر میں بچوں کا شور بلند ہوا اور بڑی روتا ہوا اندر داخل ہوا اور بچوں کی قطار اس کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے داخل ہوئی حضورؑ صحن میں زمین پر تشریف فرما تھے (باقی ص ۸۷ پر)

”بعض ایسے لوگوں کو جنہیں اس طرف ترجیح کرنے کا موقعہ نہیں ملا یہ سن کر تعجب ہوگا کہ جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار گنا زیادہ تیز رفتار کی سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے یہ مسلمان اس صورت حال سے اس حد تک مایوس ہو چکے تھے کہ ان کے بہت سے علماء اسلام کو غیر پاک کہہ کر عیسائیت کی آغوش میں پناہ لے چکے تھے۔ اور بعض درد مند دل اس کسمپرسی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور رجسٹ بدعا تھے کہ الہی اس ضعف کے دور کو مختصر فرما اور اسلام کی رہمائی زندگی کے دن دکھا مولا ناجاتی اور ذلّت اقبال کے اشعار اس جذبہ کی صحیح ترجمانی کرتے ہیں۔

اگر اس درد کا بغور جائزہ لیا جائے تو ایک بات بڑی نمایاں نظر آتی ہے کہ مخالفین اس کوشش میں سچے نہ کسی طرح ہم یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہو جائیں کہ اسلام ایک فرسودہ بے جان دوعانیت اور تازہ نشانات کے ظہور سے خالی مذہب ہے۔ آج اس مذہب پر عمل پیرا ہو کر تعلق باللہ حاصل نہیں کیا جاسکتا اس کشمکش کے دور میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی اشاعتِ ثانیہ کیلئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب سیاحِ موخورد و مہمدی معبود کو کفر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۲ جنوری
۱۸۸۶ء کو قادیان سے ہوشیار پور تشریف
لے گئے۔ وہاں آپ نے چالیس روز تک
اللہ تعالیٰ کے حضور یہ سوز دُعائیں فرمائی
محیوب الدعوات خدا نے آپ کی دُعاؤں

اپنے اور بیگانوں کی نظریں اس نشاۃ فدا
دند کی طرف لگی ہوئی تھیں حق و انصاف کی
نظر رکھنے والے لوگ اور مہمان اسلام اگر
پیشگوئی کو جلد از جلد پورا کرتے دیکھتا چاہتے
تھے جب کہ مخالفین اپنی ریت بہن مخالفت
کا اظہار اس انداز سے کرتے تھے کہ یہ پیشگوئی
پوری نہ ہوگی، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں
کو پورا فرمایا اور ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت
مصلح موعودؑ پیدا ہوئے۔ مخالفین کی تمام
پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔ اور حضرت
سیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ پورے
ہوئے ”زمین و آسمان میں سکتے ہیں پر اس کے
وعدوں کا کلمہ ممکن نہیں“ چنانچہ حضرت
مسیح موعود علیہ السلام نے اسی پیشگوئی کے
پورا کرنے کے بعد فرمایا :-

و اس جگہ آنکھ کھول کر دیکھ لیتا ہے۔
کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک وعظ
نہایت کریم و باریک بینی سے ہمارے
نبی کریم ﷺ و دریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر
کرنے کے لئے ظاہر فرمایا۔ اور
درحقیقت یہ زندگی ایک مردہ کے زندہ
کرنے سے صبر پادرجہ اعلیٰ و اولیٰ
واکمل و افضل و اتم ہے ۛ

فرمان اس نشان آسمانی نے پورا ہو کر یہ ظاہر
کر دیا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت سرزا
بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ
عنه تھے جو اکاون اشال تک خدا کے مسیح
کے خلیفہ برحق رہے۔ اور تمام عالم میں دین
اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر
فرمایا۔ آپ کی آمد سے حق آیا اور اپنی تمام
برکتوں سے آیا۔ باطل اپنی تمام غوثوں
سے بھاگ گیا بلا۔ یہ نشان پورا ہوا
اور ایک سورج کی طرح اس نے اسلام کی عطا
کا ثبوت دیا اور ان مخالفین کے منہ بند کر دیے
جو یہ کہتے تھے کہ ہم اسلام کو دوسرا طور پر
۲۲ بنی نوع انسان کی دیم اشال اور آسمانی فرمان
آپ نے بنی نوع انسان خصوصاً مغربی اوروں
کو یہ سمجھایا کہ جو ان میں تھیں جو اس
تہا۔ لے دینی دنیاوی طور پر مسیح
اور ابدی سکون و راحت انہی پر عمل پیرا ہو کر
حاصل ہو سکتی ہے

بلاشبہ اس زمانہ میں مردوں کے لئے بے شمار
 رد کھانے کی ضرورت نہ تھی بلکہ ایسے زقار
 کی ضرورت تھی جو ان کا دل پریشان نہ کرے بلکہ
 قوم کو زندہ کر دے۔ اور یہی دنیا تک اپنے لئے
 کیلئے زندگی کی بنیادیں مقرر کر دین۔ بلاشبہ
 مصلح موعودؑ کی تحریکات جو ہر شے میں
 اب یہ خواب پھر حقیقت بن کر سامنے آ رہا
 ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کا کھو یا سوا وقت
 پھر حاصل کر لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

”ملت کی اس فدائی پیرانیت غدا کو ہے“

پیر کی اعانت کا ایک

مقدس جماعتی فن ہے

لجنہ اموالہد حیدرآباد سے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اموالہد کربہ کا

بصیرت اور خطاب

محترمہ سیدہ امۃ القدوس لکھ صاحبہ صدر لجنہ اموالہد کربہ قادیان کی حیدرآباد میں تشریف آوری پر آپ کی زیر صدارت ایک ہنگامی تریلیٹی اجلاس مورخہ ۱۱ کو بوقت گیارہ بجے منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی محترمہ صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور محترمہ بشری مبارکہ صاحبہ کی نظم خوانی سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ کی کلیدی تقریر ہوئی۔ بعد میں مقامی لجنہ محترمہ اعظم النساء صاحبہ نے آپ کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا جس میں محترمہ سیدہ موصوفہ کو اہلا وسہلا مرحبا کہتے ہوئے بتایا کہ پارٹیشن کے بعد سے بھارت کی لجنات نے جو ترقی کی ہے وہ محض آپ کی بہترین نگرانی اور قیادت کا نتیجہ ہے۔ آپ بیمار بھی رہیں اور مصروف کار بھی مگر کسی بھی لمحہ سلسلہ کی خدمت سے انحراف کیا۔ آپ کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ آپ لجنہ کی ہر ممبر کی حوصلہ افزائی فرماتی ہیں۔ جزاھذا اللہا خیراً اللہ تعالیٰ ہمارے عزیز ترین ایجنٹ صاحبہ کو درازی عمر اور صحت کا ملکہ عطا فرمائے۔ اور ہمیں آپ کی قیادت میں احسن رنگ میں دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے آمین۔

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اموالہد کربہ قادیان نے بہنوں سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے ہم کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم پندرہویں صدی ہجری میں داخل ہو چکے ہیں جو غلبہ اسلام کی صدی ہے آپ نے بہنوں کو نصیحت فرمائی کہ قرآن مجید پڑھیں اس کا ترجمہ سیکھیں اس کے معنی سمجھیں اور اس کی تعلیم پرتل کر کے کی کوشش کریں آپ نے خطاب ہماری رکھتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ وقت اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اموالہد کربہ ربوہ نے ہمیں بار بار اس کی جانب توجہ دلائی ہے کہ جماعت کی عورتیں بدرجہات کو بیزار ہو کر ترک کریں۔ شرک کی نام نہاں ہوں کو ترک کر دیں۔ اور توحید خالص کی تعلیم پیرکار بنیں اور جس پاکیزہ گھر کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی تھی اس کو رائج کریں۔

پردہ کے تعلق سے محترمہ صدر موصوفہ نے فرمایا کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایہ اللہ تعالیٰ نے سالانہ اجتماعات پر مستورات کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ عورتیں پردہ کی اہمیت کو سمجھیں اور پردہ اختیار کریں۔ اگر یہ پردہ کی سے پرہیز نہ کریں گی تو پھر غریبی اور فقر کی طرح اس کے یہ نتائج دیکھنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ چند روز سے فرمایا کہ ہمیں اپنے آپ کو بہت دعاؤں میں مشغول رکھنا چاہیے اور لا الہ الا اللہ کا کثرت سے ورد کرنا چاہیے۔ آخر میں آپ نے مقامی لجنہ کی عہدیداران اور تمام ممبرات کو پندرہ اہم نتائج فرمایا۔ اور اس دعا پر اپنی تقریر کو ختم کیا کہ خدا کو سب سے بہتر قسم کے سائنات و احکام میں سے ایک علم ہی ترک کر کے غائی نہ ہوں۔ بلکہ اسلامی احکام پر عروج رنگ میں عمل کرنے والی ہوں۔ آئینہ۔ اذان بعد دوران سال بہتر کام کرنے والی عہدیداران کو مقرر کی طرف سے اشارہ فرمادیا کہ دی گئیں۔ اور ساتھ ہی ان کی گہری غیبت کی گئی۔ بعد استقامت لجنہ و ناصرت میں کامیابی ہونے والی جہیزات کو اساتذہ تفسیر کی تحریک استقامت لجنہ و ناصرت کے اجتماعات میں قرأت نظم۔ اور تقریری خطابوں میں اذان۔ دوم۔ سوم۔ آنے والی بہنوں اور ناصرت کو محترمہ سیدہ آپا بان صاحبہ نے ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ جزاھذا اللہ تعالیٰ کے بے غریظہ و عجز کی غازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔ تمام ممبرات کو محترمہ آپا بان صاحبہ کے ساتھ دوسرے کھانا تناول کرنے کا موقع ملا۔ کھانے کا انتظام لجنہ اموالہد حیدرآباد کی طرف سے کیا گیا۔ بعد ازاں تمام ممبرات کو باری باری محترمہ سیدہ آپا بان صاحبہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ کل تعداد حاضری چار سو کے قریب تھی جس میں ناصرت بھی شامل تھیں۔ خاکسار صدر لجنہ و جنرل سیکرٹری لجنہ حیدرآباد

ایک عظیم قومی معمار..... بقیہ ص ۶

کو خوشگوار و مستحکم بنانے کے لئے ایک اہمیت کا حامل ہے۔ غیر از جماعت احباب بھی اب آپ کے طریق کار کو اپنا رہے ہیں۔ تاکہ سیاسی و ملکی حالات میں بہتری پیدا ہو۔ (۱) ایک روحانی قائد اور قومی معمار کے لئے ضروری ہے کہ وہ زمین و فہم سمجھ اور علوم ظاہری و باطنی پر دسترس رکھنے والا ہو۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مصلح موعودؑ کی شخصیت گرامی ان اوصاف حمیدہ سے متصف تھی۔ حضور ربی اللہ عنہ کے خطبات جمعہ۔ خطبات عیدین۔ خطبات نکاح۔ تقاریر جلسہ لائے طغیانات عباس علم و عرفان۔ تصانیف۔ اور تفسیر کبیر و تفسیر صغیر آپ کی عقل و دانش و زبانت و فہم اور علوم ظاہری و باطنی پر دسترس رکھنے کا ایک روشن ثبوت ہیں۔ ممبرات و ناصرت کے موقع پر حضور ربی اللہ عنہ کے خطبات و ارشادات احباب جماعت کی سرفرازی و ترقی کا باعث بنے اور جماعت نہ صرف اپنے مقصد میں کامیاب و کامران رہی۔ بلکہ اس کا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پس مذکورہ بالا امور جن کا اختصار سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس امر کو ثابت کرتے ہیں کہ میدان حضرت مصلح موعودؑ ایک زبردست روحانی قائد اور معمار تھے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ احباب جماعت کو حضورؑ کے ارشادات گرامی کو مد نظر رکھتے ہوئے خدمت دین اور اشاعت اسلام کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا۔۔۔ بقیہ ص ۱۳

قادیان میں چند درویش صفت احمدی تھے۔ جنہوں نے اپنے مقدس مذہبی مقامات کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اور انہوں نے تنگ شرانت لوگوں کے تنگ انسانیت مظالم برداشت کئے اور جن کو بلا خوف تردد مردجاہد قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور جن پر آئندہ کی تاریخ ہمیشہ فخر کرے گی۔ (ریاست دہلی ۱۹۶۷ء) دراصل اس قیامت خیز اور خونی دور میں درویشان قادیان کے کانوں میں اپنے آقا سیدنا المصلح الموعودؑ کی عزم و حوصلہ عطا کر دی گئی یہ پیاری اور جان فرسا آواز گونج رہی تھی کہ ہے دست عزرائیل میں غفلت ہے سب راز مہیات موت کے پیالوں میں مٹی ہے شراب زندگی غفلت خواب حیات عارضی کو دور کر۔ ہے تجھ کو ایش تھیر خواب زندگی پھر احمیت اور باغی احمیت کو صفحہ گیتی سے مٹانے کی سب سے بڑی مظلوم کوشش رہی۔ میں حکومت پاکستان کے بعض عناصر کے اشتراک سے عمل میں لائی گئی۔ جب کہ جماعت کے خلاف وسیع پیمانے پر فسادات کی آگ بھڑکائی گئی۔ اور بزم خود حکومت پاکستان نے احمدیوں کا مذہب تبدیل کر کے جماعت احمدیہ کو صفحہ دنیا سے مٹا دیا۔ مگر کوشش خداوندی دیکھئے کہ بقول خود احمدیوں کے ذمہ سالہ مسئلے کو حل کرنے کا کریمہ ملنے والے دست سرور بھٹو اس اہم ملی کونائے کی انجام دہی کے کچھ ہی عرصہ بعد دنیا بھر کے ممتاز ذہین سیاست دانوں کی جانب سے جان بخشی کی اپیلیں کیئے جانے کے باوجود محض ہر اپریل ۱۹۷۵ء کو تختہ داہر پر چڑھ کر اپنے انجام کو پہنچ گئے۔

کرک پر وائے راہوں موت می آند فرار می فتد بر شمع سوزان از راہ شوری و ناز آج افراد جماعت احمدیہ کی تعداد ایک سوئے اندازہ کے مطابق ایک سوڑ سے زیادہ ہے۔ صفحہ زمین یعنی قادیان کے علاوہ صوبہ پنجاب جماعت احمدیہ کا فعال مرکز ہے۔ اور آج جماعت احمدیہ بقصدہ تعالیٰ دن دوئی اور رات چوٹی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ کیا یہ تمام شہرہ بد صفت احمدیت کا منہ بولتا ثبوت نہیں؟

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں اک نشان کافی ہے گرد دل پر ہونے والا۔

حضرت مصلح موعودؑ کا پاکیزہ بچپن

کی زندگی میں ہم ملتے رہتے تھے۔ میرے اس خیال کی تائید بعض اہل کشف احباب صاف قلب والوں کے رویا اور عقائد سے بھی موقی تھی۔ (الفضل پیر فریدی ص ۱۱) (۸) حضرت مصلح موعودؑ کے وجود میں نمایاں ہونے والے ان جوہروں کو امور زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ شیخ محمد اسماعیل صاحب کی روایت ہے کہ حضرت اقدس فرمایا کرتے تھے ”میاں محمود اس قدر دیو جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات ان کے لئے غامض طور پر دعا کرتا ہوں“ (الحکمر جوبلی نمبر ص ۱۱)۔ ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے آمین

ولادت

مکرم مولوی عبدالمومن شاہ صاحب مبلغ سلسلہ کوئٹہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱ اکو دوسری ہجری کو فرمایا ہے۔ جبکا نام محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلسلہ اللہ تعالیٰ نے ”آئندہ عصمت“ تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم غلام قادر صاحب درویش کی نواسی اور مکرم عبد الجبار صاحب رحمہ کو بی بی کشمیر کی پوتی ہے۔ احباب بخافرائیں اللہ تعالیٰ عزیزہ نوروزہ کو نیک صالحہ اور خادہ دین بنائے آمین۔ (اسیڈیز بکس)

ضروری اعلان برائے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین و عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے دینی نصاب کے امتحانات مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۷۰ء کو ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

- ۱۔ اس سال دفتر مرکزی نے منام کے لئے تین تحریری امتحانات ۱۔ مبتدئی، ۲۔ متقدم اور اطفال کے لئے دو تحریری امتحانات ۳۔ اطفال اور خدام اطفال کا انتظام کیا ہے۔ (متانہ اطفال کا امتحان مقامی طور پر زبانی لیا جاتا ہے)
- ۴۔ خدام کی سہولت اور وسیع استفادہ کے پیش نظر اب نصاب کو کافی آسان کر دیا گیا ہے۔ جملہ قائدین کرام اور عہدیداران مجالس سے گزارش ہے کہ اس سال زیادہ سے زیادہ خدام کو امتحانات میں شریک کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر خدام تک دینی نصاب کی کتب پہنچائی جائیں۔ کیونکہ جب تک نصاب کا علم نہ ہوگا اور کتاب نہ ہونے کی تیاری نہ ہو سکے گی۔ اور جب تیاری نہ ہوگی تو امتحان میں شرکت بھی نہ ہو سکے گی۔ لہذا قائدین کرام اولین فرصت میں دفتر سے کتب نصاب منگو اور خدام میں تقسیم کر دیں۔
- ۵۔ ہر وقتاً فوقتاً ان کی تیاری کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔

مورخہ ۲۰ جون ۱۹۷۰ء تک جملہ قائدین کرام اپنی مجالس سے مختلف امتحانات پر شرکت کرنے والے خدام و اطفال کی معین تعداد سے دفتر مرکزی کو مطلع فرمائیں تاکہ اس کے مطابق پرچہ محالات طبع کر کے قبل از وقت مجالس میں بھجوائے جاسکیں۔ امید ہے قائدین کرام اس سمت میں موثر اقدام کر کے دفتر کو اپنی مساعی فیصلہ سے مطلع فرمائیں گے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی قادیان

جملہ اراکین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوران سال ۱۹۷۰ء کی دوسری سہ ماہی تبلیغ تا شہادت (فروری تا اپریل) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف کردہ کتاب "گشتی نوح" خدام کے مطالعہ کے لئے رکھی گئی ہے۔ تمام اراکین مجالس سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس معرکتہ الآراء تصنیف کا باقاعدہ مطالعہ کر کے استفادہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزی قادیان

ماہ نومبر، دسمبر کی ماہانہ رپورٹ ارسال کرنے والی بلنات

آل انڈیا کمیٹی:۔ لجنہ اماء اللہ قادیان - سکندر آباد - مدراس - شیوگ - کلکتہ - شاہجہانپور - یادگیر - برہ پورہ - دہلی - چنٹہ کنٹہ - ساگر - کنک - پنکال - کرڈاپلی - ارکھ پٹنہ - دھواں ساہی - جڑچرلہ - موہنی بنی مانتر - مسکرا۔

خاصات الاحمدیہ قادیان:۔ چنٹہ کنٹہ - شیوگ - مدراس - کرڈاپلی - مسکرا - جڑچرلہ - ماہ دسمبر:۔ لجنہ اماء اللہ قادیان - حیدر آباد - سکندر آباد - شیوگ - بنکپور - شاہجہانپور - برہ پورہ - دہلی - چنٹہ کنٹہ - ساگر - کنک - پنکال - ارکھ پٹنہ - پٹنہ گاؤں - دھواں ساہی - جڑچرلہ - مسکرا۔

خاصات الاحمدیہ قادیان:۔ چنٹہ کنٹہ - مسکرا - جڑچرلہ۔

جن بلنات کے نام نہیں ہیں وہ برائے مہربانی جلد از جلد رپورٹیں ارسال کر دیں

ناصرت کی سیکرٹریان بھی توجہ دیں۔ - سہ ماہی ۱۹۷۰ء نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزی قادیان

ضروری تصحیح: حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال رواں کے لئے فرم فرمایا ہے کہ جملہ بلنات ۱۹۷۰ء پر نظارت علیہ کے اعلان منظور کی گئی ہیں۔ صدر لجنہ احمدیہ قادیان کے تحت سہ ماہی ۱۹۷۰ء سے صرف "ناظر علیہ احمدیہ قادیان" کے نام درج ہوئے ہیں۔ قارئین اس کی مدتی کر لیں۔ امید ہے جلد

درخواست ہائے دعا

عزیزم ڈاکٹر محمد احسن الحق صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب، ریٹائرڈ ڈی. ایس. بی (پنکال) حال عظیم امریکہ کی ڈاکٹری کے امتحان میں نمایاں کامیابی اور بہتر ملازمت کے حصول کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

۱۔ محترمہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ عظیم حیدر آباد مبلغینش روپے صدقہ کی مد میں بھجواتے ہوئے اپنے بیٹے مکرم عبدالرشید صاحب بہو محترمہ امہ الجمل صاحبہ اور ان کے بچوں کی صحت و سلامتی اور ہر قسم کی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ ناظر بیت المال آمد قادیان۔

۲۔ میرے نانا جان مکرم سید غلام احمد صاحب بعارضہ دوران سر شدید بیمار ہیں اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کی کامل صحت و شفا یابی کیلئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کی خواستگار ہوں۔ (خاکسار سیدہ امہ اشکور عمر سنت مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سو لکھڑا)

۳۔ جماعت احمدیہ کمرنگ کے احباب مکرم سلیم الدین صاحب، مکرم شیخ بی بی سائیں، مکرم عبد اللہ صاحب، شیخ علاؤ الدین صاحب مبلغ دس روپے مدعا منت بدر میں ارسال کرتے ہیں اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور نیک مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار فضل عثمان متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

۴۔ میری بیٹی محمودہ اختر سلیمانہ امساں انگریزی (مٹرک) کا کمپارٹمنٹ امتحان دیا ہے۔ عزیزہ کی نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے نیز خاکسار کی اہلیہ حسینہ بیگم صاحبہ مرگ کا دورہ پر رہنے پر کانگری سے مل گئی ہیں۔ اور خاکسار کی دوسری بیٹی دلشاد اختر سلیمانہ کا پتے کا پریشن ہو رہا ہے۔ ہر دو مریضوں کی کامل شفا یابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ (خاکسار یار محمد خان سیکرٹری مال نورہ ممی کشمیر)

۵۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز دسم احمد کی زبان میں لکنت آگئی ہے جو دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ عزیز کی کامل شفا یابی اور والدین کی صحت و سلامتی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (خاکسار صغیر احقر متعلم مدرسہ احمدیہ)

۶۔ میرے چھوٹے بھائی عزیز دسم احمد فریدی نے ڈاکٹر آف فلاسفی (جینٹلس) کی تحقیق مکمل کر لی ہے اور انکا تھیسس جینٹل اور پورٹ کی غرض سے جرمنی/فلپائنز کی بیرونی یونیورسٹیز میں بھجوا گیا ہے۔ علاوہ ازیں عزیز نے متعدد ریسرچ پیپر ریسروئی جرائد میں اشاعت کے لئے بھی بھیجے ہوئے ہیں اور ان دنوں پوسٹ ڈاکٹورل ریسرچ میں معروف ہیں تمام احباب جماعت سے عزیز کی نمایاں کامیابی، اعلیٰ تحقیقی صلاحیت اور دینی دنیاوی ترقیات کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے (خاکسار سلیم احمد ناظر قادیان)

۷۔ میری نانی جان عظیم ملتان پاکستان ایک بازو میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی شفا یابی کے لئے ماموں مکرم جمیل احمد صاحب جاوید کے نئے کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے نیز دوسرے ماموں مکرم عزیز احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے اس کی صحت و لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار بشیر الدین کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

تقویٰ کی باریک راہوں پر

بقیہ صفحہ ۱

حضور نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ معلوم ہوا کہ بیت الخلا کی صفائی کرنے والے خاکروب نے جس کا نام صادق مسیح تھا۔ بقی کے گلے میں بازو ڈال کر پیار سے اُس کا کلا چوما تھا۔ اس پر مجھوں نے اپنی معصومیت کے ساتھ بچی کو چھڑنا اور چڑانا شروع کر دیا۔ حضرت اباجان نے یہ دیکھ کر بچی کو اپنے قریب بلا لیا اور اُس سے پوچھا کہ تمہیں خاکروب نے کس جگہ مارا کیا تھا۔ اس نے اپنے گال پر انگلی رکھ کر بتایا کہ اس جگہ مارا گیا تھا حضور نے بچی کو اپنے ساتھ چٹا کر میں اُسی جگہ اس کو چوما اور فریادیں سن کر ہمیں پیار کر لیا ہے اور بچے کو چھڑ رہے تھے حیران ہو کر فراموش ہو گئے (جللہ الجامعہ برہ شہادۃ ص ۱۸)

جللہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بلد کے گذشتہ شمارے میں جاغزوں کی طرف سے آمدہ جملہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رپورٹوں کا خلاصہ دیا جا چکا ہے۔ اب اسی تسلسل میں جماعت ہائے احمدیہ کو ناگاہی، موسیٰ بنی مانتر، جعفر اور حیدر آباد کی طرف سے بھی خورش کن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کی غلغلہ نہ مسائی کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہر جہت سے مفید اور بابرکت کرے آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

تعارف و تبصرہ

حضرت محمد ﷺ

تالیف محترم مولانا غلام باری صاحب سیف - ربوہ -

ناشر مکرم عبدالملک صاحب - دارالذکر - ۱۱۵۱ - علامہ اقبال روڈ - لاہور

مجلد - سائز ۱۸x۲۲ - صفحات ۲۸۰ - صفحہ ۱۸

بحیثیت انسان کامل حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کے اظہار کے لئے ایک یہی دلیل کیا کم ہے کہ انسانی ذہن جو جوں جوں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس سوانح حیات اور سیرۃ طیبہ کی وسعتوں میں بلند پرواز ہوتا چلا جاتا ہے آپ کے روحانی فیوض و کمالات کے لئے آفتاب اس پر روشن ہوتے چلتے جاتے ہیں۔

زیر نظر تالیف جماعت کے نامور، فصیح البیان اور کہنہ مشوق عالم محترم مولانا غلام باری صاحب سیف کے وسیع تجربہ، گہرے مطالعہ اور ساہا سال کی محنت شاقہ کا علمی ثبوت اور ایک بہترین تعلیمی شاہکار ہے۔ جس میں سرور کائنات و فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بہت سے حسین اور نئے گوشے انتہائی دلکش و دل آویز پیرائے میں اجاگر کئے گئے ہیں۔ ایک ماہ کے مختصر سے عرصہ میں اس گراں قدر تالیف کے یکے بعد دیگرے دو ایڈیشن طبع ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں۔ جو بذات خود اس کی فائیت و درجہ افادیت اور مقبولیت پر دال ہیں۔

تاریخ احمدیت جلد ہفتم

تالیف محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ -

ناشر ادارۃ المصنفین - ربوہ - ضلع جھنگ - پاکستان -

سائز ۲۰x۲۶ - صفحات ۲۲۰ - صفحہ ۲۰ - مجلد -

موجودہ اور آئندہ نسلیں کے لئے ملکہ عالیہ احمدیہ کے مکمل، مستند اور بیش قیمت تاریخی سرمایے کا تحفظ بلاشبک ایک انتہائی اہم اور عظیم جماعتی خدمت کا درجہ رکھتا ہے۔ جسے سیدنا حضرت اقدس مصلح الموعودؑ کے متبعین فرمودہ خطوط پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد بفضلہ تعالیٰ عرصہ قریباً اٹھائیس سال سے انتہائی اخلاص، محنت، توجہ اور خوش اسلوبی کے ساتھ بجا لا رہے ہیں۔ فجزاک اللہ خیراً

اس وقت مئی ۱۹۸۳ء سے ستمبر ۱۹۸۵ء تک کے حالات پر مشتمل نئی شائع شدہ "تاریخ احمدیت" جلد ہفتم ہمارے سامنے ہے۔ جس میں فاضل مؤلف نے عرصہ زیر بحث کے دوران وقوع پذیر ہونے والے بہت سے ایمان افروز تاریخی واقعات کے ضمن میں سوانحی ترجمہ تشریح، انٹرویو احمدیہ، انجی میشن، حضرت مصلح موعودؑ پر قاتلانہ حملہ اور تشویشناک حالات کے پیش نظر متفقہ ڈاکٹری مشورہ کی روشنی میں اختیار کئے جانے والے حضورؑ کے بابرکت سفر یورپ سے منتقل تمام جزئیات کو مفصل اور مؤثر رنگ میں قلمبند کیا ہے۔ تاریخ احمدیت کی یہ جلد بھی بفضلہ تعالیٰ سابقہ جلدوں کی طرح ظاہری و باطنی حسن و نفاست کا بہترین مرقع ہے۔

نقاریب شادی خانہ آبادی!

مورخ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۰ء کو خاکار نے عزیزہ مطہرہ بیگم ستمہا بنت مکرم فضل الرحمن خان صاحب چودھار کا نکاح مکرم شیخ اسرار احمد صاحب ابن مکرم شیخ پنجو صاحب کیرنگ کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار پچیس (۶۰۲۵) روپے حق ہر پر پڑھا۔ اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

مورخ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۰ء کو عزیزہ بشری بیگم ستمہا بنت مکرم مبارک احمد صاحب موسیٰ بنی مائتر کے نکاح کا اعلان مکرم شیخ دیدار احمد صاحب ابن مکرم پنجو صاحب کیرنگ کے ہمراہ خاکار نے مبلغ چھ ہزار پانچ (۶۰۰۵) روپے حق ہر پر کیا۔ اور اسی روز بچی کا رخصتانہ عمل میں آیا۔

خوشی کے ہر دو مواقع پر مکرم فضل الرحمن خان صاحب نے مبلغ بیس روپے اور مکرم مبارک احمد صاحب نے مبلغ پچیس روپے بطور شکرانہ مختلف مدت میں ادا کئے ہیں۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء۔ احباب سے ہر دو رشتوں کے بابرکت اور شرف ثراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار: شمس الحق خان محکم وقف جدید
مقیم موسیٰ بنی مائتر -

پروگرام و ورکر مکرّم منظور احمد صاحب سوزایم۔ وکیل المال تحریک

برائے مہاراشٹر - آندھرا - میسور - مدراس

جماعت ہائے احمدیہ بمبئی - آندھرا - میسور اور مدراس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۰ء سے مکرم منظور احمد صاحب سوزایم وکیل المال تحریک جدید اور انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ موصوف اپنے دورہ میں وصولی بقایا جات اور مالی روائے نیز وعدہ جات میں اضافہ کی کوشش کریں گے۔ امید ہے کہ احباب جماعت و عہدیداران جماعت، مبلغین و معتین کرام تعاون فرما کر ممنون فرمادیں۔ وکیل الاعلیٰ تحریک سید قاضی

جماعت	رہبر	قیام	رواگی	جماعت	رہبر	قیام	رواگی
قادیان	-	-	۲۲	وڈمان	۱۹	۱	۱۴
بمبئی	۲۲	۲	۲۶	چنتہ کنٹہ	۱۴	۳	۲۰
گلبرگ	۱۴	۱	۲۸	حیدر آباد	۲۰	۱	۲۱
یادگیر	۲۸	۳	۳۱	ہمبلی	۲۲	۱	۲۳
دیورگ	۳۱	۱	۴	لونڈہ - بلگام	۲۳	۱	۲۴
تیمپور	۴	۱	۵	شیوگ	۲۵	۲	۲۴
یادگیر	۵	۱	۶	سورب - ساگر	۲۴	۱	۲۸
حیدر آباد	۶	۲	۱۴	مرکہ براتہ شیوگ	۲۶	۲	۳۱
سکندر آباد	۱۴	۲	۱۴	بنگلور	۱۴	۲	۵
شاندنگر	۱۴	۱	۱۴	مدراس	۵	۳	۸
جڑچرلہ	۱۴	۱	۱۵	قادیان	۱۱	-	-
مجبورنگر	۱۵	۱	۱۶	-	-	-	-

ہر صاحب استقامت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار بدست خود خرید کر پڑھے (منجربہ)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR

MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS

PHONES: 52325 / 52686 P.P.

ویراتی

پائیدار بہترین ڈیزائن پرلید رسول اور برٹشٹ
کے سینڈل، زنانہ و مردانہ جوتوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

چپل پروڈکٹس

۲۹/۲۸ مکھنیا بازار - کانپور - (ہونپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل

مرٹر کار - موٹر سائیکل - سکوترس کی خرید و فروخت اور تبادلوں کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004,

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

فرمودات حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

پیشگوئی مصلح موعودؑ کے ذریعہ اس زمانہ میں دشمنان اسلام پر حجت پوری ہوئی ہے

اس پیشگوئی سے جو اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں احباب! نہیں پورا کر سکیں گے

”اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ وہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنان اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔“

”میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی۔ وہاں میں آپ کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار نہ ہو جائیں۔ بے شک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا۔ بلکہ میں کہتا ہوں آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہیے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔ پس میں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا میں تمہیں اچھلنے کو دے رہا ہوں۔ بے شک تم خوشیاں مناؤ۔ اور خوشی سے اچھلو اور کودو۔ لیکن میں کہتا ہوں اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو جس طرح خدا نے مجھے رؤیاء میں دکھایا تھا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سسٹتی جا رہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہی مقدر رہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں۔ اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا۔ اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدیم، شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ۔ ناکہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں۔ اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔“

(الموعود صفحہ ۲۰۸، ۲۱۲، ۲۱۶)